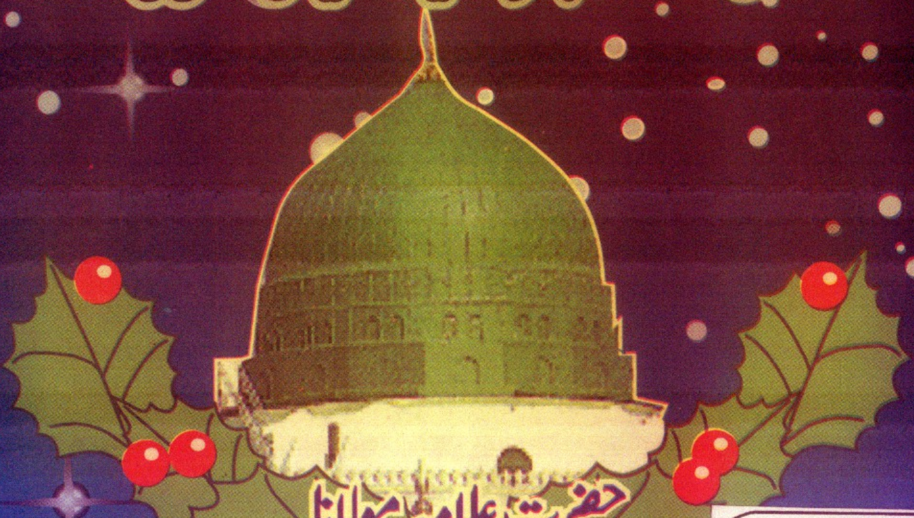
اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا پسندیدہ اور مشہور زمانہ

درود شریف

الصلوٰۃ السلام علیک یارسول اللہ ﷺ



حضرت علامہ مولانا
محمد صدیق فانی

باہتمام ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی

شعبہ نشرواشاعت انجمن انوارالقادریہ جمشید روڈ نمبر 3 کراچی فون 2435088

تقریظ

از مفتی اعظم پنجاب

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد اشفاق احمد** رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" قدیم زمانہ سے صلحائے امت اور اولیاء کاملین پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ ماہنامہ "الدعوۃ" کا اس کو ماڈرن درود سے تعبیر کرنا سراسر ناانصافی ہی نہیں، کم علمی اور جہالت بھی ہے۔ اس بہتان عظیم اور دیگر شکوک وشبہات کے ازالہ کے لئے محترم المقام علامہ محمد صدیق صاحب فانی جو کہ فن خطاطی میں مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ تحقیق و تدقیق کے میدان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، نے درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پر ایک پر مغز تحقیقی علمی مقالہ تحریر فرمایا ہے جن کے بعض مقامات کو میں نے خود پڑھا ہے۔ امید واثق ہے کہ اگر مخالفین بغض وحسد اور تعصب کی عینک اتار کر بنظر عمیق اس کا مطالعہ فرمائیں تو ضرور راہ ہدایت و مستقیم پائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

رب کریم موصوف کی اس سعی جمیل کو منظور و مقبول فرما کر اپنی لازوال نعمتوں سے نوازے اور مزید دین حق کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے اور لائق صد تحسین ہے انجمن انوار القادریہ، جمشید روڈ کراچی جنہوں نے اس لادینی دور میں متعدد مدارس قائم کرکے تعلیم قرآن کے زیور سے لوگوں کو آراستہ کررہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضے کے مطابق مسائل ضروریہ سے واقف کرنے کے سلسلہ اشاعت کے ذریعے جہاد بالقلم کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ منظور و مقبول اور مشکور و ماجور ہی نہیں قابل رشک بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اراکین و معاونین انجمن کو اور ان کے تمام اداروں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد اشفاق احمد عفی عنہ

مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا پسندیدہ اور مشہور زمانہ

درود شریف

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

پر ایک علمی و تحقیقی مقالہ

تحریر و تحشیہ
محمد صدیق فانی
رکن ادارہ تصنیف و تحقیق غوثیہ جامع العلوم خانیوال

ناشر: انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ، کراچی۔ فون: ۲۴۳۵۰۸۸

نام مقالہ ——— الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تحریر و تحشیہ ——— محمد صدیق فانی خانیوال

کتابت ——— انوار الحق (صدیقی دارالکتابت رانا مارکیٹ) خانیوال

تعداد ——— ۲۰۰۰ بار اوّل

ناشر ——— انجمن انوار القادریہ، جمشید روڈ ۲ کراچی

فون : ۲۷۳۵۰۸۸

قیمت ——— روپے

اشاعت ——— اکتوبر ۱۹۹۶ء

نوٹ : بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔
انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح اور خبر گیری کے لئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں اور لٹریچر شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ رسالہ انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی "سترہویں 17" کڑی ہے۔

انتساب

مُفتی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلّہ‌‘

مہتمم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال

اور

انجمن انوار القادریہ کے تمام اراکین

اور معاونین

کے نام

جو شب و روز دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت

اور احیاءِ سنّت کے لیے کوشاں ہیں

؎ گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

محمد صدیق فانی

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

— نے فرمایا —

علامۃ اہل السنّۃ کثرۃ الصّلوٰۃ علیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

○

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا

اہلسنّت کی نشانی ہے۔

○

(القول البدیع از امام سخاوی (م ۹۰۲ھ) ص ۵۲)

طبع سیالکوٹ

سُخنِ اوّل

مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

قرآن حکیم میں مطلق درود شریف پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ احادیث شریفہ میں بھی مطلق درود پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ اس لیے درود شریف کا کوئی بھی صیغہ ہو سب کے پڑھنے والا فضیلت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض صیغے بسبب ماثور ہونے یا بسبب احسن ہونے کے ایک دوسرے سے افضل ہوں جس طرح قرآن کریم کی بعض آیات بہ نسبت بعض کے ثواب میں افضل ہیں لیکن مطلق فضیلت میں سب یکساں ہیں۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو درود شریف جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے درود شریف کے پڑھنے میں فضیلت نہیں تو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ ہرگز درود نئے الفاظ اور نئی عبارت میں نہ پڑھتے اور نہ ہی لکھتے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ سے درود شریف کے کئی الفاظ صحیح مروی ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کے الفاظ نہیں ہیں۔ اسی طرح تابعین و تبع و تابعین اور ائمہ مجتہدین سے کئی ایسے درود ہیں جن کے الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کوئی بھی پڑھا جائے فضیلت ضرور ہے۔

حافظ سخاوی قول البدیع میں حافظ ابن سدی علیہ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف پڑھنے کی کیفیت میں بہت حدیثیں

آئی ہیں اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ بات منصوص پر موقوف نہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ قوتِ بیانیہ عطا فرمائے۔ اور وہ الفاظ فصیحہ کے ساتھ درود شریف کو ادا کرے اور ایسے الفاظ کہے جس سے حضور علیہ السلام کا کمال شرف اور آپ کی عظمت و حرمت ظاہر ہو تو یہ جائز ہے۔ اور مجوزین کی دلیل قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر حسین درود پڑھا کرو، تم نہیں جانتے شاید یہی درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے۔

(سعادت دارین از علامہ نبہانی ص ۳۷)

محدثین و فقہاء علیہم الرحمۃ کو دیکھئے کہ وہ اپنی کتابوں میں حضور علیہ السلام کے نام پاک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی مختصر لفظ درود شریف لکھتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ علمائے اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ درود شریف کے بارہ میں وسعت ہے جو لفظ بھی ہو فضیلت سے خالی نہیں اور ہر لفظ میں قرآن شریف کے حکم کی تعمیل ہے۔ قرآن کریم میں کسی خاص دُرود پڑھنے کی بابت حکم نہیں مطلق حکم ہے کہ درود پڑھو۔ اب درود پڑھنے والا جس صیغے کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کرے گا جائز ہوگا۔

بلکہ قرآن شریف میں درود اور سلام کا ذکر ہے اس لیے صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلّم علیک یا حبیب اللہ پڑھنے سے یا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے سے دونوں اُمروں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ درود بھی اور سلام بھی لیکن نماز والا درود شریف پڑھنے میں درود کی تعمیل تو ہو گئی لیکن سلام رہ گیا۔ سلام کے حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ اس لیے نماز والا

السلام علیک ایھا النبی پھر یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے تو دونوں حکموں کی تعمیل نماز میں ہو جاتی ہے۔

رہی یہ بات کہ اس درود شریف میں خطاب ہے اور حضور علیہ السلام کو مسافت بعیدہ سے خطاب کرنا درست نہیں۔ اس لیے یہ درود شریف (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) بھی درست نہیں۔

بے شک اس میں خطاب ہے لیکن یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کو خطاب درست نہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ اپنے اپنے گاؤں میں گھروں میں شہروں میں نمازیں پڑھتے تھے اور سب کے سب التحیات میں بصیغہ خطاب "السلام علیک ایھا النبی" ہی پڑھتے تھے۔ حالانکہ سب کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوتے تھے اور یہ خطاب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھایا۔ اور اس تاکید سے سکھایا جس طرح کے آپ قرآن شریف سکھاتے تھے۔ لیکن کسی صحابی نے حضور علیہ السلام کے سامنے یہ عذر پیش نہیں کیا کہ حضور جب ہم آپ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں، تو آپ ہمارے سامنے ہوتے ہیں لیکن جب ہم سنن یا نوافل گھروں میں پڑھتے ہیں یا سفر میں نماز کا وقت آجاتا ہے یا کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتے۔ پھر ہم آپ کو بصیغہ خطاب السلام علیک ایھا النبی کس طرح پڑھیں کیونکہ صحابہ کرامؓ جانتے تھے کہ حضور علیہ السلام کو ہمارا اسلام پہنچتا ہے بذریعہ فرشتوں کے یا خدا کے سُنا دینے سے۔ اور یہ خطاب نہ صرف آپ کے زمانہ میں تھا۔ بلکہ بعد وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسی طرح مروّج رہا اور سب اسی التحیات کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں۔

صدیق اکبر و عمر فاروق و عبداللہ بن زبیر برسر منبر علی راس الاشہاد اپنی اپنی خلافتوں

میں یہ تشہد خطاب والا ... کی تعلیم دیا کرتے تھے صحابہ میں سے کسی صحابی کو ندا میں

کلام ہوتا تو ضرور انکار کرتے۔

معلوم ہوا کہ جوازِ نداء پر صحابہ کا اجماع تھا۔ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو اسی خطاب کے صیغہ کے ساتھ التحیات سکھایا اور انہیں سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بصیغہ خطاب پہنچا۔ (فتح القدیر)

بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہرقل بادشاہِ روم کو جو خط لکھا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اما بعد فانی ادعوك بدعائة الاسلام اسلم تسلم"

یعنی میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے۔

اس خط میں حضور علیہ السلام نے اس غائب کو مخاطب فرمایا۔ بات یہ تھی کہ قاصد اس خط کو لے جا کر اس کے ہاتھ میں دے دے گا۔ اسی طرح آج تک یہ رسم جاری ہے کہ لوگ اپنے خطوط میں مکتوب علیہ کو مخاطب کرتے ہیں اور ڈاک کے چٹھی رسانوں پر اعتماد کر کے غائب کو خطاب کر لیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کیے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچا دیتے ہیں۔ (ترغیب صد ۳۲۸)

دوسری حدیث میں ہے:۔

یعنی جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے۔

(مشکوٰۃ صد ۸۶ طبع کراچی)

تو جب چٹھی رسانوں کے اعتبار سے خطوں میں غائب کو خطاب جائز ہو تو ملائکہ کے درود شریف پہنچا دینے کے اعتبار سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیوں جائز نہ ہو۔ (خلاصہ)

(دلائل المسائل صد ۲۰۵ تا صد ۲۲۸ طبع لاہور از مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی)

بعض حضرات درود شریف « الصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ » پڑھنے والے کو مشرک کہتے ہیں یہ سراسر جہالت اور کم فہمی ہے۔

○ حضرت مولانا قاضی عبدالحق بسہ الوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:-

کلمہ « الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ » بطریق نداء کو کسی بھی وجہ سے شرک نہیں کہا جا سکتا۔ اور اس نداء میں چونکہ صلوٰۃ بھی شامل ہے اس لیے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود مطلع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعتقادات اہل یقین سے قطع نظر کہا جا سکتا ہے کہ اس کلمہ کا اصل مقصد صلوٰۃ بروح پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور صلوٰۃ چاہے جس طرح سے بھی کہی جائے اس کا بواسطہ ملائکہ بارگاہِ محمدی میں پہنچنا ثابت ہے۔ حدیث ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض[ع] الخ اور حدیث صلوا علی فان صلوٰتکم تبلغنی حیث ما کنتم[عہ] (مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے جہاں بھی تم ہو) میں غور کریں۔

اس سے بھی قطع نظر عربی زبان کے قواعد کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نداء مقام مدح میں ہے اور مدح کا فائدہ دیتی ہے۔ نداء کے بہت سے اقسام ہیں۔ تفسیر جمل میں تفسیر آیت[لے] یاایھا الناس اعبدوا میں ان اقسام کو دیکھنا چاہیئے۔ پس الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنا کس طرح علی الاطلاق شرک ہو سکتا ہے۔

حصن حصین[لے] میں صلوٰۃ الحاجت معمولاتِ صحابہ کرام سے بایں طور بیان کیا ہے کہ دوگانہ کے بعد کہے۔ یا محمد انی اتوجہ بک الیٰ ربی فی حاجتی ھٰذہ لتقضیٰ اللّٰھم فشفعہ فی « اور یہ طریقہ نمازِ حاجت ابن حنیف نے رسول اکرم

ع مشکوٰۃ صد ۸۶ عہ ایضاً لہ تفسیر جمل جلد ا صد ۲۶ طبع بیروت لہ ترجمہ حصن حصین صد ۲۲۷ طبع کراچی

صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک شخص کو سکھایا اور اس کی حاجت پوری ہوگئی[1]

(مہر انور: تالیف شاہ حسین گردیزی ص ۳۸۷ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۹۲ء)

○ مفتی فیض احمد فیض گولڑوی مدظلہ فرماتے ہیں:۔

صلوٰۃ وسلام (الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ) نداء کے ساتھ کہنے پر امتِ مسلمہ کا اتفاق ہے۔ چنانچہ تشہد میں "السلام علیک ایها النبی"[2] کا جملہ تمام شرق وغرب کے اہل اسلام پڑھتے ہیں۔ لہذا نداء کو مطلقاً ممنوع کہنا صحیح نہیں۔ اہل اسلام کی اس قسم کی نداء کو کفار و مشرکین کی بتوں کی نداء سے ملانا صریح غلطی ہے۔

(ملفوظات مہریہ ص ۸۹ طبع گولڑہ شریف اسلام آباد ۱۹۸۶ء)

افراتفری کا عالم ہے، الزام تراشی کا بازار گرم ہے، بے ادبی عام ہے، کوئی منہ میں لگام دینے والا نہیں،۔۔۔ جہاں اہلسنت پر کئی دوسرے بہتان تراشے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"، علماء اہلسنت کی اختراع[3] ہے۔ اور بعض لوگ اسے فیصل آبادی درود سے تعبیر کرتے ہیں۔

زیر نظر مقالہ میں اسی الزام کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ متقدمین و متاخرین علماء عظام اور اولیاء کرام اس درود شریف کے قائل و عامل تھے

یہ مقالہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: اس میں صحابہ کرام اور اولیاء امت سے اس درود شریف پڑھنے کا ثبوت دیا گیا ہے۔

---

[1] مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۰۱ [2] السلام علیک ایها النبی کا جملہ نماز میں بطور حکایت نہیں بلکہ انشاء کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔ [3] مولوی ثناء اللہ غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ درود شریف بناوٹی ہے (فتاوی ثنائیہ ص ۷۷ جلد دوم طبع لاہور ۱۹۷۲ء)

باب دوم : اس میں درود شریف الصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے متعلق حکایات ومبشرات درج ہیں۔

باب سوم : اس میں درود شریف الصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے متعلق مخالفین کے جیّد علماء کے اقوال درج ہیں۔

اس مقالہ کے لکھنے کا مقصد فقط رضائے الٰہی، خوشنودئ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے مسلمان بھائیوں کو راہِ حق دکھانا ہے۔ تاکہ وہ شک وشبہات کی دلدل سے نکل کر اطمینانِ قلب حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس سعیِ جمیلہ کو قبول فرما کر اپنی بیکراں اور لازوال نعمتوں سے نوازے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صدیق فانی خانیوال

۱۵ر جون ۱۹۹۲ء

درودِ ابراہیمی کے متعلّق

شوکانی غیر مُقلّد (م ۱۲۵۰ھ) کا بیان

غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں ۔ وفیہ تقیید الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلاۃ فیفید ذٰلك ان ھٰذہ الالفاظ المرویۃ مختصۃ بالصلوٰۃ واما خارج الصلوٰۃ فتحصل الامتثال بما یفیدہ قولہ سبحٰنہ وتعالٰی ان اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما فاذا قال القائل اللّٰھم صل وسلّم علٰی محمد فقد امتثل الامر القرانی (تحفۃ الذاکرین از شوکانی ص۱۱۱ بیروت)

ترجمہ: اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ابراہیمی پڑھنے کو نماز کے ساتھ مقید کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے۔ لیکن نمازِ سے باہر حکمِ ربانی کی تعمیل اللہ تعالٰی کے ارشاد ان اللہ وملٰئکتہ الاٰیۃ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی[1] پس کہنے والے نے کہا اللّٰھمّ صلّ وسلّم علٰی محمّدٍ (اے اللہ! درود وسلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

---

[1] کیونکہ آیہ کریمہ میں صلوٰۃ اور سلام دونوں کا حکم اور درُود ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ ہے سلام نہیں۔

كما ذكره المصنف ، وإنما هذه الزيادة فى حديث أبى مسعود الأنصارى رضى الله عنه ، ولفظه : أن بشير بن سعد قال للنبى ﷺ أمرنا الله أن نصلى عليك يارسول الله فكيف نصلى عليك ؟ قال فسكت رسول الله ﷺ حتى تمنينا أنه لم يسأله ، ثم قال رسول ﷺ قولوا [اللهم صل على محمد ، وعلى آل محمد ، كما صليت على (1) إبراهيم ، وبارك على محمد ، وعلى آل محمد ، كما باركت على آل إبراهيم فى العالمين ، إنك حميد مجيد ، والسلام كما قد علمتم] . أخرجه مسلم وأبو داود والترمذى والنسائى ، وفى رواية لمسلم [اللهم صل على محمد النبى الأمى ، وعلى آل محمد] وزاد النسائى [كما صليت على إبراهيم ، وبارك على محمد النبى الأمى ، كما باركت على إبراهيم ، إنك حميد مجيد] فعرفت بهذا أن لفظ النبى الأمى لم يوجد إلا فى حديث أبى مسعود لا فى حديث كعب بن عجرة ، فان أراد المصنف حديث كعب بن عجرة فنعم ، فقد أخرجه الجماعة ولكنه ليس فيه النبى الأمى ، وإن أراد حديث أبى مسعود ففيه النبى الأمى كما فى بعض رواياته التى ذكرناها ولكنه لم يتفق عليه الجماعة ، فانه لم يكن فى البخارى ، فالظاهر أن المصنف جمع بين الحديثين ، ولم تجر له بذلك عادة على أن فى حديث أبى مسعود رضى الله عنه زيادة لفظ فى العالمين ، ولم يذكره المصنف ، وقد اختلف أهل العلم هل الصلاة على النبى ﷺ واجبة فى التشهد أم لا ؟ وقد أوضحنا ماهو الحق فى شرحنا للمنتقى ، فليرجع إليه .

أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَاتِنَا ؟ فَصَمَتَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ ، ثُمَّ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (مس ، حب)

الحديث أخرجه الحاكم فى المستدرك وابن حبان كما قال المصنف رحمه الله ، وهو أحد روايات حديث أبى مسعود رضى الله عنه الذى قد قدمنا ذكره ، والرجل المذكور هو بشير بن سعد كما ذكرناه سابقا ، وصححه أيضا ابن حبان ، وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ، وأخرجه أيضا أحمد وابن خزيمة فى صحيحه والدارقطنى والبيهقى ، وفيه تقييد الصلاة عليه ﷺ بالصلاة ، فيفيد ذلك أن هذه الألفاظ المروية مختصة بالصلاة ، وأما خارج الصلاة فيحصل الامتثال بما يفيده قوله سبحانه وتعالى ـ إن الله وملائكته يصلون على النبى يأيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ـ فاذا قال القائل [اللهم صل وسلم على محمد] فقد امتثل الأمر القرآنى ، وقد جاءت أحاديث فى تعليمه ﷺ لصفة الصلاة عليه ، فيجزى المصلى أن يأتى بواحد منها إذا كان صحيحا كما قلناه فى التشهد ذلك الوجه ، ولكنه ينبغى أن يأتى بما هو أعلى صحة ، وأقوى سندا كحديث كعب وأبى مسعود المذكورين ، ومثل ذلك حديث أبى حميد الساعدى رضى الله عنه عند البخارى ومسلم

---

(1) لفظ مسلم على آل إبراهيم اه

تحفة الذاكرين ص١١١ كا عكس)

اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ

قبر انور پر جو درود پڑھا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُسے سُنتے بھی اور فرشتہ بھی اسے پیش کرتا ہے۔ اور دُور سے جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اُسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں لے اور سمع خارق للعادۃ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماع بھی فرماتے ہیں۔ (یعنی آپ خود سُنتے ہیں)۔

(مقالاتِ کاظمی ص۶۲ طبع ملتان ۱۴۱۳ھ)

مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پیش کرنے کی حدیث علم غیب کی نفی پر دلیل نہیں بن سکتی۔ اگرچہ علم غیب کے بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ متناہی کی نسبت غیر متناہی کی طرح ہے۔ کیونکہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف ہوتا ہے کہ درود شریف کے کلمات بعینہا بارگاہِ عالیہ نبویہ میں پہنچ جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو یا نہ جانا ہو۔ بارگاہِ رسالت میں کلماتِ درود کی پیش کش بالکل ایسی ہے جیسے رب العزت کی بارگاہ میں کلمات طیبات پیش کیے جاتے ہیں اور اس کی بارگاہِ الوہیت میں اعمال اُٹھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات حق رحمٰن کو تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ پیش کش علم کے منافی نہیں۔

لہٰذا کسی چیز کا پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور بسا اوقات دوسرے معانی کے لیے بھی اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ انتہیٰ

(فیض الباری جلد دوم ص۳۰۲
مطبوعہ قاہرہ ۱۹۳۸ء

درج ذیل احادیث ہمارے عقیدہ کی مؤید ہیں:۔

○ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو۔ اس لیے کہ وہ یوم مشہور ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا۔ ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کو کھائے۔ (جلاء الافہام از حافظ ابن قیم صـ ۶۳)

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بسندِ جیّد روایت کیا۔

○ نہیں کوئی جو سلام پڑھے لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(مشکوٰۃ صـ ۸۶ رواہ ابو داؤد و بیہقی فی الدعوات الکبیر)

علامہ نووی فرماتے ہیں: بالاسناد الصحیح۔ (کتاب الاذکار صـ ۱۰۶)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ردِ روح سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی سمع خارق للعادۃ کو لوٹا دیتا ہے۔ اس طرح کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔

(انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء صـ ۵۲ طبع فیصل آباد)

اعتراض: اس حدیث کے ایک راوی محمد بن موسےٰ کو محدثین نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ جواب: بعض محدثین نے اسے متروک الحدیث کہا ہے لیکن جلیل القدر محدثین نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ (دیکھئے تہذیب التہذیب صـ ۹

لا لوم الذى ملأت عظمته السموات والأرض الذى(١) عنت له الوجوه وخشعت له الأصوات(٢) ووجلت القلوب من خشيته : أن تصلي على محمد ﷺ وأن تعطيني حاجتي وهي كذا وكذا فانه يستجاب له إن شاء الله تعالى » قال وكان يقول « لا تعلموا سفهاءكم لئلا يدعوا به في مأثم أو قطيعة رحم » .

﴿ وأما حديث أبي الدرداء ﴾

١٠٧ — فقال الطبراني في المعجم الكبير حدثنا محمد بن علي بن حبيب الطرائفي الرقي حدثنا محمد بن علي بن ميمون حدثنا سليمان بن عبد الله الرقي حدثنا بقية بن الوليد عن إبراهيم بن محمد بن زياد قال : سمعت خالد بن معدان يحدث عن أبي الدرداء قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: « من صلى على حين يصبح عشرا وحين يمسي عشرا أدركته شفاعتي » (٣) .

١٠٨ — قال الطبراني : حدثنا يحيى بن أيوب العلاف حدثنا سعيد بن أبي مريم عن خالد بن زيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ « أكثروا الصلاة على يوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهده الملائكة ، ليس من عبد يصلي على إلا بلغني صوته حيث كان . قلنا . وبعد وفاتك ؟ قال : وبعد وفاتي . إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء » (٤) .

علامہ ابن قیم کی تصنیف جلاء الافہام (مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد) صفحہ ٦٣ کا عکس

○ صاحبِ دلائل الخیرات رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بایں الفاظ وارد کیا ہے:

اسمع صلوٰۃ اھل محبتی واعرفھم

"میں اہلِ محبت کا درود خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں"۔[1]

(دلائل الخیرات صـ۳۸ طبع لاہور)

○ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی باتیں سننے کی طاقت دی ہے۔ بعد از وصال وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ جو بھی مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا وہ کہے گا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلان نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ایک کے بدلے دس مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتا ہے۔

(القول البدیع از علامہ سخاوی م ۹۰۲ھ صـ۱۱۲ طبع سیالکوٹ)

○ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جس نے مجھ پہ دور سے درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(مشکوٰۃ صـ۸۷ طبع کراچی)

---

[1] صاحبِ دلائل الخیرات نے اگرچہ اس حدیث کی سند بیان نہیں کی۔ لیکن تمام اکابر اولیاء اللہ اور جمیع سلاسل عالیہ کے مشائخ کرام کا دلائل الخیرات کے ضمن میں اس کی تلقی بالقبول اور عدم انکار صحت مضمون حدیث کی روشن دلیل ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ دیگر احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ: علمائے دیوبند بھی دلائل الخیرات کو پڑھنا موجبِ اجر و ثواب جانتے ہیں۔

(عقائد دیوبند صـ۲۲۴ طبع کراچی ۱۹۷۷ء)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

یہ وہ درود شریف ہے جس کو ۱۲ ربیع الاول (۵۷۱ء / رب ۶۲۸ ۵۳ سنہ) بروز پیر بوقت صبح صادق اس کرۂ ارضی پر ولادتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہِ خیرالانام میں پیش کیا۔

اس کے بعد صحابہ کرام اور اولیاءِ اُمت اس کو پڑھتے رہے اور اپنے معتقدین و متوسلین کو اس کے پڑھنے کی تعلیم و تلقین فرماتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ نیز یہ وہ دُرود مبارکہ ہے جس کو بارگاہِ نبوی سے شرفِ قبولیت حاصل ہے۔

○ محدث ابن جوزی[1] (م ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ :۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ابن جوزی : یہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ہیں علی بن الجوزی کے بیٹے۔ حنبلی المذہب تھے اور بغداد میں واعظ تھے۔ ان کی کئی مشہور تصانیف ہیں۔ ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

علامہ ذہبی فرماتے ہیں :۔

الامام العلامہ الحافظ عالم العراق وواعظ۔۔۔ المفسر صاحب التصانیف السائرہ فی فنون العلم۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴ صفحہ ۱۳۴۲ طبع بیروت)

محشی بہشتی زیور لکھتا ہے۔ وعظ میں ان کو بڑا کمال تھا۔ اور بیس ہزار کافر ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (بہشتی زیور آٹھواں حصہ صفحہ ۲۴ طبع ملتان)

ع مولوی محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں۔ اور مشہور یہ بھی ہے کہ آپ کی پیدائش کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہے۔ (تاریخ اسلام کامل صفحہ ۱۵ طبع ملتان)

ابھی اپنے قدوم میمنت سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا، کہ جبریلِ امین میرے پاس آئے. اُن کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبو دار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا. مجھے دیا کہ اسے پی لیں. میں نے اس کو پی لیا. پھر جبریل نے کہا. سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا. پھر اُس نے کہا اور پیو. میں نے اور پیا. پھر اُس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا:-

اے رسولوں کے سردار! ظہور فرمائیے.

اے خاتم النبیین! جلوہ افروز ہو جایئے.

اے رحمۃ للعالمین! قدم رنجہ فرمایئے.

اے نبی اللہ! رونق افروز ہو جایئے.

اے رسول اللہ! تشریف لایئے.

اے خیر الخلق! جہان کو منور فرمایئے.

اے نورٌ من نور اللہ! جلوہ افروز ہو جایئے.

بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لایئے.

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے. اور جبرائیل نے کہا:-

"الصلوٰة والسلام علیك یارسول اللہ"

بیان المیلاد النبوی از محدث ابن جوزی ص۲۷

طبع لاہور ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء

مولد العروس از ابن جوزی ص۲۶ طبع بیروت بتغیر الفاظ

صحابہ کرام علیہم الرضوان

علامہ احمد شہاب[1] بن محمد خفاجی مصری رضی اللہ عنہ (م ۱۰۶۹ھ)

آپ فرماتے ہیں :-

والمنقول انھم کانوا یقولون فی تحیّة الصلوٰة والسلام علیك یارسول.

(نسیم الریاض ص ۴۵۴ جلد ۳ طبع دار الفکر)

"منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیہ پیش کرتے ہوئے کہتے تھے،

الصلوٰة والسلام علیك یارسول اللہ

---

[1] احمد شہاب بن محمد خفاجی مصری : فرید العصر وحید الدہر اپنے زمانہ میں بدر سیمائے عالم اور نیر اُفق نثر و نظم فاضل متفق علیہ تھے. علوم عربیہ اپنے ماموں ابی بکر شنوانی سے پڑھے اور فقہ کو شیخ الاسلام رملی، اور نور الدین زیادی اور خاتمۃ الحفاظ ابراہیم علقمی اور علی بن قائم مقدسی سے اخذ کیا. پھر اپنے والد ماجد کے ساتھ حرمین شریفین میں آئے اور اس جگہ علی بن جار اللہ سے پڑھا. پھر قسطنطنیہ کو ارتحال کیا. حنفی المذہب تھے. مختلف علوم و فنون پر ان کی تصانیف ہیں. تفسیر بیضاوی پر ان کا حاشیہ ہے. اس کا نام عنایۃ القاضی ہے. ۱۰۶۹ھ میں وفات پائی.

حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی ص ۴۳۶ طبع لاہور

تاریخ تفسیر از صارم ص ۱۱۷ طبع لاہور

○ حضرت جہانیاں جہاں گشت [1] رضی اللہ عنہ (م ۷۸۵ھ)

فرماتے ہیں جو شخص درج ذیل درود شریف پابندی سے پڑھے وہ دُنیا و آخرت کی تمام مصیبتوں سے بے خوف ہو جائے گا اور آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمسائیگی اختیار کر لے گا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا محمدن العربی.

الصلوٰۃ والسلام علیك یا محمدن القریشی.

الصلوٰۃ والسلام علیك یا محمدن المکیّ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبیّ اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك حبیب اللہ الخ

جواہر الاولیاء، تالیف سید باقر بن عثمان بخاری

ص ۲۳۳ مطبوعہ اسلام آباد سنہ ۱۳۹۶ھ

---

[1] آپ کا نام جلال الدین حسین اور لقب مخدوم جہانیاں جہاں گشت ہے۔ ۷۰۷ھ ہجری کو اوچ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد سید احمد کبیر، شیخ جمال خنداں رو، حضرت شیخ بہاؤ الدین اور شیخ رکن الدین ملتانی سے اکتساب علم کیا۔ حجاز اور مدینہ منورہ کے مشہور علماء سے بعض علوم کی تکمیل کی۔ آپ علم و فضل میں یگانہ روزگار اور روحانیت کے بلند ترین مقام پر فائز تھے۔ تمام عمر تبلیغ اسلام میں بسر ہوئی۔ اور ایک دُنیا کی سیاحت کی۔ آپ کے مریدوں کی تعداد پونے دو لاکھ کے قریب تھی۔ اسی طرح خلفاء کی تعداد بھی سینکڑوں سے متجاوز تھی۔ ۷۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(اولیائے بہاولپور، از مسعود حسن شہاب ص ۱۸۷ طبع دوم بہاولپور ۱۹۸۴ء)

○ امام الاولیاء سید علی ہمدانیؒ (م ۷۸۶ھ)

"اورادِ فتحیہ" حضرت سید علی ہمدانی کے جمع کردہ اوراد کے مجموعہ کا نام ہے جس کے آخر میں ۲۴ مختلف صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ الخ

۱. انتباہ فی سلاسل اولیاء اللّٰہ، اورادِ فتحیہ صہ ۱۶۵ طبع لائلپور از شاہ ولی اللّٰہ دہلوی

۲. جواہر الاولیاء تالیف سید باقر بن سید عثمان بخاری صہ ۳۷۸ طبع اسلام آباد ۱۹۹۶ء

لہ میر سید علی ہمدانی، ہمدان میں ۱۲ رجب ۷۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ مخزنِ علوم ظاہری، مظہر تجلیاتِ ربانی، عارفِ کامل، صاحبِ کرامات و خوارقِ عادات تھے۔ علوم ظاہری و باطنی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ۱۷۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ ۷۸۰ھ میں مع ۷۰۰ سادات سورنفقار و سادات کے ہمدان (ایران) سے کشمیر میں تشریف لائے اور محلہ علاء الدین پورہ میں جہاں اب آپ کی خانقاہ فیض پناہ ہے جلوہ افروز ہوئے اور شب و روز تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ ۷۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور نعش آپ کی ختلانؑ میں لے جاکر دفن کر دی گئی۔

حدائق الحنفیہ از فقیر محمد جہلمی صہ ۳۲۴ طبع لاہور

خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور لاہوری صہ ۲۷۳

طبع لاہور ۱۹۷۳ء

ع ترکستان

اورادِ فتحیہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. پھر فرض صبح کے پڑھے .جب سلام پھیرے اورادِ فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے. اور فتح ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے. جو حضوری کے ساتھ اپنے اُوپر لازم کرے. اس کی برکت اور صفائی سے مشاہدہ کرے گا اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائے گا۔"

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صہ ۱۴۲ طبع لائلپور)

اورادِ فتحیہ کی بارگاہِ نبوی میں قبولیت

حضرت شاہ عبدالرحیم[1] (۱۱۳۱ھ) والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ "حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ میں پہنچا. حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں. میں اُٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا. آپ نے اپنی

---

[1] مولوی عبدالرحیم دہلوی، فاروقی نسب، حنفی مذہب، نقشبندی مشرب، جامع علوم عقلی ونقلی، حاوی علوم اصلی وفرعی اور محدث تھے. سنہ ۱۶۴۴ء میں پیدا ہوئے. ابتدائی تعلیم گھر پر ہی پائی. آگرہ میں میر محمد زاہد ہروی سے معقولات اور علم کلام کی کتابیں پڑھیں دہلی میں مدرسہ رحیمیہ قائم کر کے درس وتدریس کا شغل اختیار کیا. سنہ ۱۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا. ان کے دو نامور بیٹے شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ اہل اللہ دہلوی ہوئے.

تذکرہ علمائے ہند از مولوی رحمٰن علی صہ ۲۹۶ مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۶۱ء

مرتبہ محمد ایوب قادری

آستین مبارک سے ایک جبہ نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ "خذ هٰذا الفتحیة"
کہ اس فتحیہ کو لے. جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک
سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے.

اس اشارہ سے اس کا نام فتحیہ رکھا گیا."

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص۱۴۲

طبع لائلپور

○ حضرت سلطان سید محمود ناصر الدین بخاری رضی اللہ عنہ (۸۱۵ھ)

فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دن اور رات کو نیک نیتی سے اور خلوص دل سے
درج ذیل درود شریف پڑھے گا تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا.
(ان شاء اللہ تعالیٰ)

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ.

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ الخ

(جواہر الاولیاء ص۲۴۷ طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ)

ؒ آپ مخدوم جہانیاں جہاں گشت رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں. ۷۳۴ھ میں پیدا ہوئے. سید صدر الدین
راجن قتال سے فیض روحانی حاصل کیا. قرآن کریم نہایت ہی حسن الصوت سے تلاوت
کرتے تھے. آپ ہی کی اولاد ہندوستان کے مختلف گوشوں میں پھیلی اور سلسلہ سہروردیہ
کے فروغ کا باعث بنی. آپ بڑے سخی اور دریادل تھے مساکین. یتامیٰ اور بیوگان کی
امداد کرتے. ۸۱۵ھ کو انتقال فرمایا.

(اولیائے بہاولپور از مسعود حسن شہاب ص۱۹۵ طبع بہاولپور ۱۹۸۴ء)

○ حضرت سید راجو قتال بخاری[1] (م ۸۲۷ھ)

فرماتے ہیں کہ جو شخص نمازِ عشاء کے بعد سات مرتبہ یا سات سے زیادہ مرتبہ درج ذیل درود پاک کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو دُنیا میں کسی کا محتاج نہیں کرے گا اور وہ شخص جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا ضرور پالے گا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

صلوٰۃ اللّٰہ سرمدًا علی النبی یا محمّدا !

فریادرس یا احمدا ! اغثنی اغثنی اغثنی

وامددنی فی قضاء حاجتی یا مصطفیٰ،

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

(جواہر الاولیاء ص ۲۳۵ طبع اسلام آباد)

---

[1] آپ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے چھوٹے بھائی اور خلیفہ مجاز تھے۔ ۷۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حضرت سید احمد کبیر کے زیرِ تربیت رہنے کے بعد برادر بزرگ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے فیضِ صحبت سے بہرہ ور ہوئے۔ آپ فنا فی اللہ کے مقام پر فائز تھے۔ آپ نے تین لاکھ چالیس ہزار افراد کو مسلمان کیا۔ آپ کی اولاد کافی تھی۔ مگر خلافت و سجادگی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے پوتے سید فضل اللہ بن حضرت سید ناصر الدین محمود کے سپرد ہوئی۔ ۸۲۷ھ کو انتقال فرمایا۔ مزار اوچ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اولیائے بہاولپور از مسعود حسن شہاب ص ۱۹۲

طبع بہاولپور ۱۹۸۴ء

○ حضرت محمد ابو المواہب[1] شاذلی (م ۸۸۱ھ)

فرماتے ہیں کہ جب زائر روضۂ اقدس پر حاضری دے تو پہلے حمد باری تعالیٰ کرے۔ اس کے بعد یوں عرض کرے :۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ

یا اکرمك علی اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ الخ

(افضل الصلوات علی سید السادات از علامہ نبہانی ص ۱۴۲)

علامہ نبہانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں۔ یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر ابی المواہب شاذلی کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے۔ تاکہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کے سامنے حاضر ہے اور اس کے جو خطابات کے صیغے ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے۔ کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے اور وہ نمازی

---

[1] آپ عظیم المرتبت عارفوں اور باعمل عالموں میں سے ایک ہیں۔ آپ کی عظیم کرامت یہ ہے کہ خواب میں وہ کثرت سے سرکار امام الانبیاء علیہ السلام کی زیارت کیا کرتے تھے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ آپ بکثرت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے میں نے سرکار عالی مدار علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ میرے دیدار کی صحت کے قائل نہیں ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواباً ارشاد فرمایا، اللہ کریم کی عزت و عظمت کی قسم جو انکار کرے گا یا جھٹلائے گا وہ یہودی، نصرانی یا مجوسی ہو کر مرے گا۔

(جامع کرامات اولیاء از علامہ نبہانی ص ۷۰۹ اردو طبع لاہور ۱۹۸۲ء)

کا یہ قول ہے :-

السلام علیک ایّھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہی صیغوں میں سے ہے .

افضل الصلوات علی سید السادات ص۱۴۴ از علامہ نبہانی

طبع لاہور ۱۹۸۰ء

○ شیخ عارف اسماعیل حقی آفندی[1] بروسی رضی اللہ عنہ (م ۱۱۳۷ھ)

حضرت موصوف نے اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں درج ذیل مختلف صیغوں سے

شریف تحریر فرمایا ہے :-

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الخ

(تفسیر روح البیان ص۲۳۵ جلد ۷ طبع)

---

[1] بلغاریہ کی بستی ایدوس میں پیدا ہوئے. ابتدائی علوم وطن میں حاصل کیے اور پھر استنبول کے شیخ عثمان محنلی اور مصر کے شیخ اسماعیل برحاوی اور دمشق کے شیخ محمد بن عبد الباقی حنبلی سے اکتساب فیض کیا. بعض شہروں میں تھوڑی مدت قیام کیا. پھر مستقل بروسا بستی میں مقیم ہوگئے. ایک علمی خانقاہ بنا کہ تدریس علوم اور اشاعت اسلام میں مصروف ہوگئے. آپ کی تصنیف کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے. جن میں سے تفسیر بیضاوی سورۂ فاتحہ اور سورۃ النساء پر تعلیقات بھی ہیں. اور پھر اپنے مرشد عثمانؒ کے ارشاد پر قرآن کریم کی مستقل مفصل تفسیر بھی بہ نام روح البیان لکھی جو دس جلدوں میں کئی بار طبع ہوچکی ہے.

تذکرۃ المفسرین از قاضی محمد زاہد الحسینی ص۱۶۸

مطبوعہ اٹک ۱۴۰۱ھ

سیدی شیخ برہان الدین ابراہیم الموہبی الشاذلی[1] رضی اللہ عنہ

آپ درج ذیل درود شریف پڑھا کرتے تھے:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفوۃ اللہ الخ

(سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین از علامہ نبہانی جلد اول ص ۵۰۷ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

فاضل اجل حضرت اخوند درویزہ[2] رضی اللہ عنہ (م ۱۰۴۸ھ / ۱۶۳۸ء)

فرماتے ہیں: اما چوں در شب جمعہ بگوید الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

---

[1] نویں صدی ہجری کے مشہور بزرگ ہیں سلسلہ شاذلیہ سے منسلک تھے سلف الصالحین کی راہ پر گامزن تھے۔ مخلوق خدا پر بے حد مہربان مشفق تھے۔

[2] اخوند بابا درویزہ رضی اللہ عنہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت سید علی خواص (م ۹۹۱ھ) المعروف پیر بابا کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ علوم ظاہری اور کمالات باطنی کے جامع تھے۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ فرقہ روشنیہ کے خیالات کی کامیاب مخالفت ہے۔ تمام عمر کتاب و سنّت اور اولیائے کرام کے مشن کی تبلیغ و اشاعت کی۔ وفات ۱۰۴۸ھ/ ۱۶۳۸ء میں ہوئی۔ مزار شریف پشاور میں موضع ہزار خانی میں ہے۔ مخزن الاسلام، ارشاد الطالبین، تلقین المریدین، تذکرۃ الابرار وغیرہ آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (درود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۴۱۳ طبع لاہور)

سیٹھی کریم بخش بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم گولڑوی رضی اللہ عنہ سفر پشاور کے دوران حضرت اخوند درویزہ کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف لے گئے۔ قریب پہنچ کر بہت تیز قدموں سے چل کر مزار پر پہنچے۔ بعد میں میرے اسرار پر فرمایا کہ اخوند صاحب مزار سے نکل کر میری ملاقات کے لیے آرہے تھے اس لیے میں نے احترام کی غرض سے پیش قدمی کی۔ (مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۳۰۹ طبع گولڑہ)

حضرت بگوش می شنود و بر و رحمت می فرستد"

(ارشاد الطالبین از حضرت اخوند درویزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ص۱۴۵ طبع دہلی)

جب کوئی شب جمعہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے کان مبارک سے خود سنتے ہیں۔

○ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۱۷۶ھ)

فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے فرض کا سلام پھیرنے کے بعد اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو اور بارگاہ نبوی میں یوں عرض کرے:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الخ

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، اوراد فتحیہ ص۱۴۷ طبع لائلپور)

ع حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں بعض علماء فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ آنحضرت خود بہ نفس نفیس صلوٰۃ وسلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ (جذب القلوب ص۲۲۷ کراچی)

لہ شاہ ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم العمری الحنفی النقشبندی ۱۱۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا، کتب فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ گیارہ سال کی عمر میں شرح جامی شروع کی، چودہ سال کی عمر میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے۔ صوفیاء باصفا کا خرقہ اور فراغ علمی اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کیا اور درس کی اجازت ہو گئی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا ان کی وفات کے بعد چند سال تک درس و ارشاد میں مشغول رہے۔ ۱۱۴۳ھ میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور کچھ مدت ٹھہر کر شیخ ابوطاہر مدنی وغیرہ سے خوب فیض حاصل کیا۔ ۱۱۴۵ھ میں ہندوستان آکر مخلوق کے ہدایت و ارشاد میں لگے رہے ۱۱۷۶ھ میں وصال فرمایا۔ بہت

○ شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی[۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء)

آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں :۔

آپ آدھ رات کے بعد اُٹھ کر بارہ رکعت نماز تہجد پڑھتے، پھر ایک بار اسمائے حسنیٰ اور پانچ سو بار استغفار پڑھ کر مراقبہ کرتے۔ پھر بامداد کی نماز کے بعد مسبعات عشرہ اور اسبوع شریف اور دعائے کبیر اور درودِ مستغاث اور درود کبریت احمر اور سلسلہ چشتیہ اور منزل دلائل الخیرات اور منزل قرآن پڑھ کر بارہ رکعت نوافل اشراق ادا کرتے الخ

(انوارِ شمسیہ ص ۵۴ از مولانا امیر بخش طبع سیال شریف)

درودِ مستغاث

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ، رسولنا رسول سیّد الکونین

فتاح فاتح اللہ، المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ الخ

---

[۱] سلسلہ عالیہ چشتیہ پنجاب کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء میں سیال شریف (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ دیگر علماء کے علاوہ مولانا محمد علی (مکھڈ شریف) مولانا حافظ دراز افغانی وغیرہ سے اکتساب فیض کیا۔ امام العاشقین حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے بیعت کی اور خرقۂ خلافت پایا۔

آپ ملکوتی صفات اور قدسی اخلاق کے پیکر تھے۔ نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور مریدین کو بھی اتباعِ سنتِ مطہرہ کا سختی سے حکم دیتے۔ ۱۳۰۰ھ میں وصال ہوا۔ تاریخ مشائخ چشت میں آپ کے ۲۵ خلفاء کے نام درج ہیں۔

○ حاجی امداد اللہ چشتی صابری رضی اللہ عنہ (م ۱۳۱۷ھ) مہاجر مکی[1]

فرماتے ہیں :-

تہجد کی بارہ ۱۲ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع اور خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ ، اُٹھا کر اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ الخ پڑھے اور توبہ استغفار استغفر اللہ الخ ۱۲ بار پڑھ کر درود !

الصّلوٰۃ والسلام علیکَ یارسول اللہ

تین بار عروج و نزول کے طریقے پر پڑھے

ضیاء القلوب ص ۱۴ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

طبع کراچی سنہ ۱۹۷۶ء

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :-

عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر .

---

[1] سلسلہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ ہیں . ۲۲ صفر سنہ ۱۲۳۳ھ قصبہ نانوتہ (سہارن پور) میں آپ کی ولادت ہوئی . سولہ سال کی عمر میں مولانا مملوک علی کے ہمراہ دہلی تشریف لے گئے . اور وہاں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی . اگر حاجی صاحب کا ظاہری علم بہت زیادہ نہ تھا . لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپ کو علمِ لدُنی سے نوازا گیا تھا . بڑے بڑے اور عظیم الشان مسائل حل فرمادیا کرتے تھے . اہلسنت کے علاوہ بڑے بڑے علماء دیوبند بھی ان کے مُرید تھے . جنگ آزادی سنہ ۱۸۵۷ء کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر گئے . سنہ ۱۳۱۷ھ کو وہیں پر انتقال ہُوا .

(کلیات امدادیہ ص ۲ مطبوعہ کراچی سنہ ۱۹۷۶ء سوانح نگار محمد ضیع عثمانی)

ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمالِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دُعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صُورت کا سفید اور شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کرے اور :-

الصّلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ کی داہنے اور

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ کی بائیں اور

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ کی ضرب دل پر

لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے الخ

(ضیاء القلوب ص۱۷ طبع کراچی ۱۹۷۶ء)

○ قطبِ عالم پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رضی اللہ عنہ (م ۱۳۵۶ھ)[1]

آپ نے فرمایا کہ :-

مدینہ طیبہ میں کلمہ الصّلوٰۃ والسلام علیك یا محمّد

اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں سُنائی

---

[1] پیر مہر علی شاہ بن پیر نذر الدین شاہ ۱۲۷۵ھ کو گولڑہ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جیّد علماء سے علم حاصل کیا، مولانا احمد علی سہارنپوری سے سندِ حدیث حاصل کی سلسلہ عالیہ چشتیہ میں خواجہ شمس الدین سیالوی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ فتنہ قادیانی وغیرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور شب و روز تبلیغِ اسلام میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۶ھ کو انتقال فرمایا۔

(تذکرۂ اکابرِ اہلسنّت ص۵۳۶ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

دیتی ہے۔ ہمارے ملک کے بعض لوگ اس قسم کی نداء و استغاثہ و استشفاع کو شرک کہتے ہیںؔ۔ وہ اگرچہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حدِ ادب بہت کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں الخ

ملفوظاتِ مہریہ ص۹۰ مقام اشاعت گولڑہ شریف

ملفوظ ۱۹۱ سنہ ۱۹۸۶ء

دوسرے ملفوظ ۱۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی نے الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کہا وہ اسے فوراً مشرک قرار دے دیتے ہیں۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نداء بھی نداءِ غیب تھی۔ مگر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا نداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مطلع ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ غیب کو ظاہر کر سکتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر فی الواقع ایسا کرتا ہے"

(ملفوظاتِ مہریہ ص۸۹ مقام اشاعت گولڑہ شریف)

لہ انبیاء و صالحین سے فریاد (استغاثہ) کرنے والے مشرک ہیں۔

اردو ترجمہ کتاب الوسیلہ، اعداد و تقدیم۔ احسان الٰہی ظہیر

ناشر ادارہ ترجمان السنۃ، شیش محل روڈ لاہور ص۶۰

سنہ ۱۹۸۴ء

امام بوصیری علیہ الرحمۃ صاحبِ قصیدہ بُردہ شریف مشرک تھے۔

دیکھئے قرۃ العیون الموحدین اردو ترجمہ عطاء اللہ ثاقب

ص۱۴۱ طبع لاہور

۱) غوثِ زماں حضرت خواجہ محمد عبد الرحمٰن چھوہری ہزاروی[1] (م ۱۹۲۴ء)

پیر مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

(حرمین شریفین کی حاضری کے وقت) جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرۃ اللّٰہ تعالٰی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ

بار بار آتا ہے۔ ایک مکرانی نے ندائے غائبانہ پر اعتراض کیا۔ نظام المشائخ دہلی کے مطابق جن وظیفہ خوان حضرات پر اعتراض کیا گیا تھا، وہ خواجہ عبد الرحمٰن چھوہری (ہزاروی) تھے۔ انہوں نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جائز ہے الخ

مہرِ منیر تصنیف مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

---

[1] خواجہ محمد عبد الرحمٰن بن خواجہ فقیر محمد ۱۲۶۲ھ میں ہری پور ہزارہ کے ایک گاؤں چھوہر شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے صرف ابتدائی تعلیم اساتذہ سے حاصل کی لیکن فیضانِ الٰہی سے آپ کو علوم و معارف کے خزائن حاصل ہوگئے۔

آپ کے فیض تربیت سے اَن گنت افراد مستفیض ہوئے۔ آپ نے متعدد کتابیں لکھیں جن میں مجموعہ صلوٰۃ الرسول شریف نہایت اہم ہے۔ ۱۳۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔

تذکرہ اکابر اہلسنت از عبد الحکیم شرف قادری ص ۲۱۶

طبع لاہور ۱۹۷۶ء

○ الشیخ عبد المقصود محمد سالم مصری علیہ الرحمۃ (م ۱۹۷۵ء)

آپ نے اپنے مجموعہ درود شریف میں درج ذیل درود پاک نقل فرمایا ہے:-

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

(انوارِ حق فی الصلاۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ص۵۲ مطبوعہ ادارۃ المعارف النعمانیہ لاہور

○ مفتی اعظم ہند مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی (م ۱۹۶۶ء)

شوق و ذوق میں یا درود شریف میں "یا محمد" کہنا بھی جائز ہے (یعنی صلی اللہ علیک یا محمد یا الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد) یہ محض غلطی ہے کہ "یا" کا لفظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا جائز ہے دوسرے کے لیے شرک ہے۔

(فتاویٰ مظہری ص۴۳۶ جلد اوّل دوم مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء)

○ امام الاولیاء میاں شیر محمد شرقپوری (م ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء)

حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد عمر بربلوی (ضلع سرگودھا) خلیفہ مجاز حضرت شرقپوری فرماتے ہیں کہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ تمام اذکار اور دعائیں نہایت صحیح اور ماثورہ طریقہ سے مروی ہیں۔ اس میں کسی قسم کا تذبذب نہیں۔ بڑی ہی برکت سے پُر ہیں۔

اورادِ فتحیہ میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف منقول ہے:۔

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله

الصلوٰة والسلام علیك یا حبیب الله الخ

(مسلکِ شیر ربانی از خلیل احمد رانا ص۱۶ طبع جہانیاں (خانیوال) ۱۹۸۸ء)

○ حضرت صاحبزادہ محمد عمر بربلوی لکھتے ہیں:۔

کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ اورادِ فتحیہ چالیس دن تو دوبارہ روزانہ پڑھنا تاکہ طبیعت میں اثر پیدا کر لے۔ لیکن بعد میں صرف ایک بار ہی کافی ہے۔ یہ اوراد بڑے بابرکت ہیں۔

(انقلاب الحقیقت از صاحبزادہ محمد عمر بربلوی ص۸۸ طبع لاہور)

○ سید شریف احمد شرافت نوشاہی لکھتے ہیں:۔

کہ میں جب حضرت میاں[1] صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے بتایا کہ روزانہ درود کبریت احمر، درود اکسیر اعظم، درود مستغاث، اسبوع شریف اور دلائل الخیرات پڑھتا ہوں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ وظائف بہت اچھے ہیں الخ

(مسلکِ شیر ربانی ص۳۴ از خلیل احمد رانا طبع جہانیاں (خانیوال)

---

[1] میاں شیر محمد شرقپوری سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۸۶۵ء کو شرقپور شریف میں پیدا ہوئے۔ قرآن حکیم ختم کرنے کے بعد پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے چچا حافظ حمید الدین سے فارسی کی چند کتابیں پڑھیں۔ حکیم شیر علی سے بھی استفادہ کیا۔ ظاہری طور پر اسی قدر تعلیم حاصل کی مگر پروردگار عالم نے آپ کو علم لدنی عطا فرما دیا تھا۔ بابا امیر الدین کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت پایا۔ تمام عمر اشاعت اسلام اور بندگان خدا کی اصلاح میں بسر کی۔ ۱۹۲۸ء میں انتقال فرمایا۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت ص۱۸۰)

مولانا احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ[1] (م ۱۹۲۱ء)

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید موحّد مسلمان جو خدا کو خدا اور رسول کو رسول جانتا ہے، نماز کے بعد اور دیگر اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکلمۂ یا ندا کرتا اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ یا اسئلک الشفاعۃ یارسول اللہ کہا کرتا ہے یہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ اسے اس کلمہ کی وجہ سے کافر و مشرک کہیں ان کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ المصطفٰی وآلہ واصحٰبہ اولی الصدق والصفا

الجواب:

کلمات مذکورہ بیشک جائز ہیں جن کے جواز میں کلام نہ کرے گا مگر سفیہ جاہل یا ضالّ مُضلّ،

انوار الانتباہ فی ندائے یارسول اللہ

از مولانا احمد رضا بریلوی ص۱۰ طبع لاہور ۱۹۸۵ء

---

[1] مولانا احمد رضا بریلوی ۱۲۷۲ھ کو بریلی میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خاں کے علاوہ مولانا غلام قادر بیگ، مولانا عبدالعلی رامپوری اور شاہ ابوالحسن نُوری وغیرہ سے تحصیل علم کی۔ شاہ آل رسول کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ مولانا احمد رضا بریلوی کثیر التصانیف عالم تھے۔ ۱۹۲۱ء میں بریلی میں فوت ہوئے۔

(تذکرہ مصنفین درس نظامی ص۲۹۴ از پروفیسر اختر راہی طبع لاہور ۱۹۷۸ء)

عارف باللہ بابا محمد قاسم نقشبندی موہڑوی (۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء)

حضرت باباجی علیہ الرحمۃ کے شجرہ طریقت میں اس طرح یہ درود پاک منقول ہے کہ:

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد سید الکونین محب الفقراء
حضرت خواجہ محمد قاسم یا اللہ نذیرًا اللہ لا الٰہ الا ھو
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الخ

(شجرہ طریقت ص ۴ طبع خانیوال)

ولی کامل مرشد خلائق حضرت محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین کیاں شریف (کشمیر) کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت بارہ واسطوں سے حضرت مجدد الف ثانی نقشبندی تک پہنچتا ہے۔ مرشد کامل نے بیعت کے بعد موہڑہ شریف ایسے گنجان اور پہاڑی علاقہ میں قیام کا حکم دیا۔ آپ نے شیخ کے حکم کی تعمیل کی اور اس طرح ستر برس عبادت و ریاضت اور خلق خدا کی رہنمائی میں بسر کیے۔

آپ کے اخلاق و عادات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر تھے ۱۹۴۳ء میں ۱۲۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار اقدس موہڑہ شریف تحصیل مری (راولپنڈی) میں مرجع خلائق ہے۔

تذکرہ اکابر اہل سنت از عبدالحکیم شرف قادری

ص ۵۰۲ طبع لاہور ۱۹۷۶ء

○ مولانا حکیم امجد علی حنفی قادری[1] (۱۳۶۷ھ)

آپ فرماتے ہیں:۔

متاخرین نے تثویب مستحسن رکھی ہے۔ یعنی اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے، بلکہ جو وہاں کا عرف ہو، مثلاً:۔

الصلوٰۃ ، الصلوٰۃ

یا قامت قامت

یا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

(بہار شریعت از مولانا امجد علی حصہ سوم طبع لاہور)

فرمایا۔ جو شخص اس رسالہ کو پڑھے (جس میں روضہ رسول کی حاضری کے آداب ہیں) اور حاضری روضہ رسول نصیب ہو تو اس فقیر کی زندگی یا بعد کم از کم تین بار مواجہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کرے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

(بہار شریعت ص۵۹۷ جلد اول طبع لاہور)

---

[1] مولانا امجد علی صاحب ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے اکتساب فیض کیا۔ مولانا وصی احمد محدث سورتی سے سند حدیث حاصل کی۔ حکیم عبدالولی لکھنوی سے طب پڑھی۔ مولانا احمد رضا بریلوی کو مدرسہ منظر الاسلام کے لیے مدرس کی ضرورت پڑی تو محدث سورتی نے آپ کو وہاں بھیجا۔ فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت و اجازت سے سرفراز ہوئے۔ دینی مسائل پر آپ کی کتاب بہار شریعت بہت مقبول ہوئی۔ ۱۳۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(تذکرہ علماء اہلسنت از محمود احمد قادری ص۵۱ طبع فیصل آباد ۱۹۹۲ء)

○ مولانا محمد سردار احمد محدث پاکستان[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء)

حضرت موصوف فرمایا کرتے تھے کہ دیوبندیوں اور وہابیوں سے پوچھو کہ تم حدیث پاک پڑھتے وقت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہو۔ اس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک پڑھنے کا حکم کتب صحاح ستہ میں کہاں دیا گیا ہے۔ کہ یہ درود شریف پڑھو۔ لہذا اگر یہ درود شریف پڑھنا جائز ہے تو

الصلوٰة والسلام علیك یا سیّدی یارسول اللہ

پڑھنا بھی جائز ہے۔

(درود و سلام از مولانا محمد جعفر طبع لاہور ۱۹۹۵ء)

---

[1] مولانا سردار احمد چشتی ۱۹۰۴ء میں ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد لاہور ایف۔ اے کے لیے تشریف لائے۔ لاہور میں مولانا حامد رضا خاں بریلوی سے ملاقات ہوئی۔ مولانا کا بخت چمکا۔ انگریزی تعلیم کو خیر باد کہا۔ اور بریلی شریف چلے گئے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی سے استفادہ کیا۔ اور آٹھ سال تک مولانا امجد علی اعظمی کی خدمت رہ کر جامعہ معینیہ اجمیر شریف سے سند فراغت حاصل کی۔ مولانا سید امیر اجمیری سے بھی استفادہ کیا۔ تکمیل علوم کے بعد منظر اسلام بریلی میں درس دیا۔ مظہر اسلام بریلی میں شیخ الحدیث رہے۔ پاکستان بننے کے بعد فیصل آباد میں جامعہ رضویہ کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ سینکڑوں افراد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ مولانا سراج الحق چشتی کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے اور سلسلہ قادریہ میں مولانا حامد رضا خاں سے فیض پایا۔ ۱۹۶۲ء کو وصال ہوا۔

(تذکرہ اکابر اہلسنت ص ۱۴۹)

○ میرے مریدین و متوسلین تین تسبیح باوضو اس درود پاک کی پڑھیں۔ دن کو یا رات کو جب چاہیں:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ

قلّت حیلتی ادرکنی۔

(شجرہ مبارکہ قادریہ برکاتیہ رضویہ چشتیہ صابریہ ص۲۷ طبع فیصل آباد)

○ الشیخ محمد علوی مالکی مکّی مدظلہ العالی (مکّہ مکرمہ)[1]

فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں جائے تو اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ کہے:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیّدی یا رسول اللہ

(ذخائر محمدیہ ص۱۳۷)

○ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی (انڈیا)

فرماتے ہیں جب روضۂ انور پر حاضر ہو تو یوں عرض کرے:۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

(حج و زیارت از مفتی جلال الدین امجدی ص۱۱۱ طبع لاہور ۱۹۹۲ء)

---

[1] قاضی القضاۃ علامہ سید محمد علوی مالکی مکہ میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے علم حاصل کیا۔ بیت الحرام میں مدرس ہیں۔ آپ کی بہت سی تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ قائم و دائم رکھے۔

○ حضرت مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی (م ۱۹۵۱ء)

آپ فرماتے ہیں :-

محدثین و فقہاء علیہم الرحمۃ کو دیکھیے کہ وہ اپنی کتابوں میں حضور علیہ السلام کے نام پاک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی اور مختصر لفظ درود شریف لکھتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور نہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ درود شریف کے بارے میں وسعت ہے۔ جو لفظ بھی ہو فضیلت سے خالی نہیں اور ہر لفظ میں قرآن شریف کے ارشاد کی تعمیل۔ قرآن کریم میں کسی خاص درود شریف کے پڑھنے کی بابت حکم نہیں مطلق حکم ہے کہ درود پڑھو۔ اب درود پڑھنے والا جس صیغے کے ساتھ اس کی تعمیل کرے گا جائز ہوگا۔ بلکہ قرآن شریف میں درود اور سلام کا ذکر ہے :

صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پڑھنے سے دونوں اُمروں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ درود بھی اور سلام بھی۔ لیکن نماز والا درود شریف پڑھنے میں درود کی تعمیل تو ہو گئی لیکن سلام رہ گیا۔ سلام کے حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ اس لیے نماز والا درود شریف نماز میں پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ نماز میں پہلے سلام پڑھ لیا جاتا ہے۔

دلائل المسائل از محدث کوٹلوی ص ۲۰۶

مطبوعہ لاہور

مشائخِ توگیرہ اور درودِ مستغاث

○ حضرت خواجہ حافظ محمد عظمت اللہ توگیروی (م سنہ ۱۲۵۴ھ)

بعد از قیلولہ دلائل الخیرات شریف، درود مستغاث اور درود اکبر، کبریت احمر، درود تاج، درود اکسیر اعظم کا ورد فرماتے الخ

احوال و آثار مشائخ توگیرہ ص ۹۴ طبع ضلع بہاول نگر

○ عمدۃ الاصفیاء خواجہ سلطان محمود توگیروی (م سنہ ۱۳۶۱ھ)

دائمی نماز پنجگانہ کے عامل تھے۔ نماز تہجد، نوافل، اشراق، چاشت، اوابین نوافل حفظ الایمان ہمیشہ ادا فرماتے۔

دلائل الخیرات، درود مستغاث، درود تاج، درود اکبر کی بھی تلاوت فرماتے۔

(احوال و آثار مشائخ توگیرہ ص ۹۳ طبع بہاول نگر سنہ ۱۹۸۵ء)

○ فیاض عالم حضرت خواجہ غلام رسول توگیروی (م سنہ ۱۲۸۳ھ)

نماز پنجگانہ دائمی اور نوافل وغیرہ کے علاوہ مسبعات عشرہ، دلائل الخیرات، درود مستغاث، درود تاج وغیرہ روزانہ پڑھتے۔

(احوال و آثار مشائخ توگیرہ ص ۱۳۳)

○ زبدۃ السالکین حضرت خواجہ کمال الدین تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۴۸ھ)

آپ ایک عابد زاہد بزرگ تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گذار، اور نوافل اشراق ادا کرنے میں بے حد محتاط رہتے۔

دلائل الخیرات، درود مستغاث، درود اکبر، درود تاج ختم خواجگان آپ کا معمول تھا الخ

(احوال و آثار مشائخ تونسہ ص ۳۹۱)

درود مستغاث

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ، رسولنا رسول سیّد الکونین فتاح فاتح اللہ المستغاث الیٰ حضرۃ اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، النبی المصطفیٰ۔ رسول سراج العالمین محمود حبیب اللہ المستغاث الیٰ حضرۃ اللہ تعالیٰ الخ

جواہر الاولیاء ص ۲۶۲ از سید باقر بن سید عثمان اُچ بخاری

طبع اسلام آباد ۱۳۹۶ھ

○ شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی[ل] قدس سرہٗ (م ۱۳۶۶ھ)

درود مستغاث جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ شیخ الجامعہ نے اپنے مسودات میں لکھا ہے کہ ۱۳۵۵ھ میں مجھے رجب ہندی کی دکان واقع مدینہ عالیہ پر اس کا ایک نسخہ مطبوعہ قسطنطنیہ دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اس میں ترتیب دہندہ کا نام سید احمد کبیر رفاعی[ع] رضی اللہ عنہ تحریر تھا جو مشاہیر عراق میں سے ہوتے ہیں اور حضرت غوث الاعظم کے ہمعصر

ل مولانا غلام محمد گھوٹوی گمرالی (گجرات) ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد چراغ، مولانا حافظ محمد جمال، علامہ سید غلام حسین، مولانا علامہ محمد زمان، علامہ غلام احمد، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا فضل حق رامپوری سے کسب فیض کیا۔ طب اور صحاح کا درس مولانا وزیر حسن رامپوری سے لیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے دست اقدس پر بیعت کی۔ پاک و ہند کے مختلف مدارس میں مدرس رہے۔ ۲۰ سال تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ الجامعہ رہے۔ ۱۹۴۸ء کو وصال ہوا۔

(تذکرہ اکابر اہلسنت از عبد الحکیم شرف قادری ص ۳۳۵ طبع لاہور ۱۹۷۶ء)

ع حضرت سید احمد کبیر رفاعی شافعی رضی اللہ عنہ ۵۱۲ھ کو عراق میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے دل میں غوث الاعظم کا بے حد احترام تھا اور اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ نے ۶۶ سال کی عمر تک اس دارِ فانی میں رہ کر خلق خدا کی خدمت کی اور ان کی رشد و ہدایت کی۔ ۵۷۸ھ میں وصال فرمایا۔ لاکھوں افراد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔

اور ان سے مستفیض تھے ..... اگر درود مستغاث شریف حضرت احمد رفاعی کی ترتیب ہے تو ندائے غائبانہ کے جواز پر ایک اور بہت بڑے بزرگ کا عمل دلیل بن جاتا ہے جس کی ولایت پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔

(مہرِ منیر از مولانا فیض احمد فیض ص۱۷ طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء)

○ مولانا محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی محدث پشاوری

موصوف نے "شمائل ترمذی" کی اردو میں شرح کی ہے۔ بطور برکت اپنی تصنیف کے ہر صفحہ پر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تحریر فرمایا ہے۔

(انوار غوثیہ شرح الشمائل النبویہ طبع پشاور ۱۹۷۶ء)

○ قطب عالم حضرت فضل شاہ قادری[1] (م ۱۹۷۸ء) (نور والوں کا ڈیرہ) لاہور

پروفیسر حافظ نذر الاسلام گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج خانیوال فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ فضل شاہ قادری قدس سرہ کے ہاں منعقدہ محافلِ میلاد میں اکثر یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا تھا۔

---

[1] حضرت فضل شاہ قدس سرہ ۱۸۷۷ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ خدا بخش قادری جالندھری کے مرید تھے۔ ۴ برس ان کی خدمت میں رہ کر اکتساب فیض کیا۔ ۱۹۵۳ء میں لاہور آئے اور میاں میر کے نزدیک برلبِ سڑک آپ نے قیام فرمایا اور آخری دم تک طالبانِ حق کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اُمّی بزرگ تھے۔ مگر علم لدنی حاصل تھا۔ بڑے بڑے فلاسفر اور دانشور مسائل کا حل پوچھتے اور تسلی بخش جواب پاتے۔ ۱۹۷۸ء کو وصال پایا۔

(گلزارِ صوفیاء از علامہ فخری ص۴۴۴ طبع دوم لاہور ۱۹۸۵ء)

درود مستغاث کے متعلق حضرت قبلہ عالم گولڑوی کا متوسلین کے نام

پیغام

○ آپ کے سوانح نگار مولانا فیض احمد فیض[1] مدظلہ لکھتے ہیں :-

جہاز میں ایک صاحب درود مستغاث پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

المستغاث الیٰ حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ یہ درود شریف اکثر بندگان دین اور خصوصاً قبلہ عالم قدس سرہٗ اور ان کے متوسلین کے معمولات میں سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے اس کا ہرگز ناغہ نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں عجیب و غریب تاثیرات ہیں "

مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۷

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

---

[1] مولانا مفتی فیض احمد فیض ۱۹۲۲ء کو ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ مقامی سکول میں تعلیم پائی۔ قرآن کریم اور کچھ ابتدائی کتابیں والد گرامی سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ مولانا شاہ بخش چشتی، مفتی عبدالکریم چشتی، مولانا عطا محمد شاہ جمالی، مولوی غلام یاسین، مولانا خان محمد اور مولانا مہر محمد اچھڑوی سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ تجوید و قرأت مولانا قاری غلام محمد پشاوری سے پڑھی۔ تصوف کی کتابیں حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی اور قبلہ حضرت بابو جی سے پڑھیں۔ ۱۳۸۰ھ سے دربار گولڑہ شریف میں قیام ہے۔ ۱۳۵۶ھ میں قبلہ عالم گولڑوی سے بیعت کی۔

(مہر انور از شاہ حسین گردیزی ص ۳۴، طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۲ء)

حضرت قبلہ عالم گولڑوی کی درود مستغاث کے متعلق

مولانا حاجی رحمت اللہ سے محققانہ گفتگو

مدرسہ صولتیہ میں قیام کے دوران ایک روز مولانا رحمت اللہ صاحب نے آپ سے ملاقات پر پوچھا کہ جہاز میں مسئلہ ندائے غائبانہ پر آپ کی کسی شخص سے گفتگو ہوئی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ ہوئی تھی اور جو الفاظ آپ نے کہے تھے. بطور معذرت کہا کہ آپ کے متعلق میں نے یہ الفاظ بھی کہے تھے. مولانا نے دریافت کیا کہ اس مسئلہ میں آپ کا مسلک کیا ہے؟ فرمایا. میں جائز سمجھتا ہوں.

مولانا نے دلیل طلب کرتے ہوئے کہا کہ "یارسول اللہ" کی ندا، حاضر وناظر ہونے کی متقاضی ہے. حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر نہیں ہیں اور نہ ہر ایک کے ناظر ہیں.

حضرت نے جواب دیا کہ بخاری شریف میں متفق علیہ حدیث ہے کہ نکیرین مُردہ سے چند سوالات کرتے ہیں جن میں ایک سوال یہ ہوتا ہے

ماکنت تقول فی ھذا الرّجل لمحمدٍ

(تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کیا اعتقاد رکھتے ہو)

ھٰذا موضوع ہے محسوس مبصر قریب کے لیے اور الرجل موضوع ہے مذکر مفرد کے لیے جو بنی آدم سے ہو. لہٰذا وہاں قبر میں محسوس مبصر قریب مرد کا ہونا ضروری ہے. اور وہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی ذاتِ گرامی ہے۔ کیونکہ جب تک کسی لفظ کے وضعی معنی ہو سکیں، غیر وضعی معانی لینا خلاف اصل ہے۔ اور جب تک ایک ہی وقت میں کثیر التعداد مخلوق مرتی ہے اور حسبِ مضمون حدیث مذکور، ہر جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بیک وقت موجود ہونا ثابت ہوا۔ تو کیا بعید ہے کہ روئے زمین پر ہر جگہ آپ حاضر ہوں۔

اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ حاجی رحمتُ اللہ صاحب گرویدہ ہو گئے اور فرمایا کہ یہ تو علمِ لدُنی ہے۔ ہم سالہا سال سے بخاری شریف کی یہ حدیث درس میں پڑھا رہے ہیں۔ لیکن ان معانی کی طرف کبھی ذہن ہی نہیں گیا جو آپ نے استنباط کیے ہیں۔

حضرت حاجی رحمت اللہ چونکہ ایک محقق اور منصف مزاج عالم تھے اس لیے شرعی دلیل سے ندائے غائبانہ کی معقول وجہ سمجھ میں آجانے پر فوراً اپنے سابقہ مسلک کو تبدیل فرمایا۔ اس مسئلہ حاضر ناظر کے متعلق باب "مکتوبات و ملفوظات" میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کا ایک مفصل مکتوب بھی قابلِ دید ہے۔ آپ کی کتاب "اعلاء کلمۃ اللہ" کے آخر میں بھی ندائے غائبانہ اور علم غیب وغیرہ مسائل پر مکمل تحقیق موجود ہے۔

(مہرِ منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۱۱۵)

طبع گولڑہ شریف ۱۹۹۱ء

○ غزالیٔ زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رضی اللہ تعالٰی عنہ (م ۱۹۸۶ء)

محترم مولانا احمد سعید کاظمی : السلام علیکم

سوال : اذان سے پہلے یا اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو لازم سمجھا گیا ہے. اس کے بغیر اذان شرعاً جائز ہو جاتی ہے یا نہیں. نیز الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ اور اللّٰھم صل علیٰ الخ کا شرعی مقام متعین کیا جائے ؟

جواب : قبل الاذان اور بعد الاذان صلوٰۃ وسلام ہرگز مذموم نہیں. نہ بدعت شرعیہ ہے جسے بدعتِ ضلالت کہا جاتے. بلکہ امر مستحسن ہے جس کی اصل کتاب وسنت میں موجود ہے. کتاب اللہ میں صلوا وسلموا کا ارشاد جس میں کوئی تخصیص وتقیید نہیں. بلکہ بعض احادیث میں اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام کا حکم صراحۃً وارد ہے. چنانچہ علامہ ابن حجر مکی جو ملا علی قاری حنفی کے استاد ہیں نے اپنے فتاویٰ کبریٰ میں صحیح مسلم کی وہ حدیث نقل فرمائی ہے جس میں اذان کے بعد دعائے وسیلہ سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کا حکم ہے مثلاً یہ حدیث نقل فرمائی ہے :-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کی مثل کہو پھر مجھ پہ درود پڑھو. بے شک جو مجھ پہ ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پہ دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے. پھر میرے لیے وسیلہ طلب کرو (. اذان کے بعد والی دعاء وسیلہ پڑھو الخ)

البتہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کو اس طرح لازم سمجھنا کہ اس کے بغیر

اذان ہی صحیح نہ ہو ہرگز درست نہیں۔ مگر کوئی مسلمان اس طرح لزوم کا قائل نہیں۔ نماز میں درود ابراہیمی سنّت ہے۔ اس کے علاوہ الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ اور اللّٰھم صل علیٰ محمّد دونوں کے مقام میں شرعًا کوئی تفاوت نہیں۔

والسلام مع الاکرام

سید احمد سعید کاظمی

اس فتویٰ پر درج ذیل جیّد علمائے احناف کی تصدیقات موجود ہیں:۔

۱۔ مولانا عطاء محمد بندیالوی

۲۔ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول فیصل آباد

۳۔ مفتی عبد القیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ لاہور

۴۔ مولانا محمد طیب الرحمٰن چھوہروی

۵۔ مولانا حسین الدین شاہ جامعہ رضویہ ضیاء الاسلام راولپنڈی

۶۔ مولانا محمد سالک ہزاروی مدرس جامعہ حنفیہ سیالکوٹ

(مقالاتِ کاظمی حصہ سوم ص ۲۲۴ طبع ملتان ۱۹۹۱ء)

○ حاجی الحرمین شریفین حضرت سیّد فیض علی شاہ صاحب سجّادہ نشین (م 1972ء)

قطب الاقطاب سیّد سخی شوق الٰہی قدس سرہ (بہاول نگر)

درود مستغاث جس میں بار بار

المستغاث الیٰ حضرۃ اللہ تعالیٰ

الصلوٰۃ و السلام علیک یارسول اللہ الخ

[illegible]

۱۰ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی[1] فلسطینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۵۰ھ)

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

یا اکرمك علی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

علامہ نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ درود شریف سیدنا الولی الکبیر العارف الشہیر ابی المواہب شاذلی کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے تاکہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کے سامنے حاضر ہے اور اس میں جو خطابات کے صیغے ہیں، ان کے ذریعے آپ سے عرض گزار ہے کیونکہ نماز کے التحیات میں سلام کا صیغہ ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔

السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہیں صیغوں میں سے ہے۔"

(افضل الصلوات علی سید السادات از علامہ نبہانی ص۱۴۲ طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

---

[1] شیخ ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل شافعی فلسطینی ۱۸۴۹ء میں فلسطین کے ایک قصبہ "اجزم" میں پیدا ہوئے ۱۲۷۵ھ میں جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے آپ کو قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے مصر بھیج دیا۔ آٹھ سال کی مدت میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۸۲ھ میں آپ جامعہ ازہر (قاہرہ) میں داخل ہوئے ۱۲۸۹ھ تک تعلیم میں مصروف رہے۔ ۶۲ کے قریب مفید تصانیف یادگار چھوڑیں ۱۳۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(ماخذ: فلسطین از خلیل احمد رانا ص۹ طبع لاہور)

قبلۂ عالم پیر سید جماعت علی شاہ[1] لاثانی علیہ الرحمۃ علی پور سیداں (سیالکوٹ)

موصوف کے سوانح نگار پروفیسر محمد حسین آسی لکھتے ہیں۔
درود مستغاث بھی حضور کے روزمرہ کے معمولات میں شامل تھا
اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔
الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ
(انوار لاثانی ص ۱۳۷ طبع ملتان اشاعت چہارم ۱۹۹۰ء)

---

[1] پنجاب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۸۶۰ء میں علی پور سیداں (سیالکوٹ) حضرت سید سید علی علیہ الرحمۃ کے گھر پیدا ہوئے۔ مولانا عبدالرشید علیہ الرحمۃ سے قرآن مجید۔ حدیث پاک۔ فقہ و تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت بابا فقیر محمد چوراہی علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خرقہ خلافت عطا ہوا۔ تمام عمر مخلوق خدا کی بھلائی کے لیے کوشاں رہے۔ ہزاروں بندگان خدا نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے گناہوں سے توبہ کی۔ اور صراط مستقیم پر گامزن ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں وصال فرمایا۔ مزار آپ کا علی پور سیداں میں مرجع خلائق ہے۔ آپ نے فرمایا اہلسنت وجماعت کے جو لوگ مخالف ہیں اُن سے بچو۔

سید انور حسین نفیس رقم دیوبندی لاہوری آپ کی شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں
عارف کامل حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب ثانی علی پوری قدس سرہٗ قطب ربانی بابا فقیر محمد چوراہی کے خلیفہ اعظم تھے۔ آپ کی روش صوفیہ سلف کا نمونہ تھی۔
(ماہنامہ الرشید لاہور، دارالعلوم دیوبند ص ۸۰ ۱۹۷۶ء)

باب دوم

مُشاہدات
و
حکایات
اور
مُبشّرات

مولوی محمد اسحٰق صاحب مرحوم صدیقی رئیس، ساکن محلہ سوتھہ بدایوں کا قول ہے کہ میں بعد نماز مغرب بارادہ شرکت نماز جنازہ شریفہ حضرت مولانا فضل رسول[1] بدایونی بعجلت تمام گھر سے روانہ ہوا۔ یہ صحیح معلوم نہ تھا کہ نماز جنازہ عیدگاہ میں ہوگی یا کہیں اور صرف اس خیال سے کہ بجز عیدگاہ کے اور دوسری جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں ہزارہا آدمی نماز پڑھ سکیں عیدگاہ کی طرف روانہ ہوا جس وقت سوتھہ کی چوکی سے نیچے قبرستان کے قریب پہنچا یکایک قبور کے درمیان سے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا غلغلہ کانوں میں پہنچا جس کی ہیبت سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے لیکن یہ یقین واثق ہوگیا کہ جنازہ مبارک ضرور اس طرف سے روانہ ہوا ہے اسی طرح بہت سے واقعات اکثر صلحاء و ابرار بدایوں کو آپ کے وصال کے بعد پیش آتے جو بوجہ طوالت نظر انداز کیے جاتے ہیں۔

(اکمل التاریخ از مولانا محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی ص۱۳۷ طبع انڈیا)

---

[1] مولانا فضل رسول بدایونی ۱۲۱۳ھ میں پیدا ہوئے۔ صرف اور نحو کی کتابیں دادا صاحب سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ شاہ نور الحق فرنگی محل، حضرت محمد عابد سندھی مدنی (م ۱۲۵۷ھ) اور مولانا عبداللہ سراج مکی سے اکتساب فیض کیا۔ والد گرامی مولانا عبدالحمید علیہ الرحمۃ کے حکم سے اپنے قدیم آبائی مدرسہ محمدیہ کو مدرسہ قادریہ کے نام سے منسوب کر کے درس و تدریس میں مشغول ہوگئے دور دراز علاقوں سے آکر طلبہ فیضیاب ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی نشر و اشاعت میں کوشاں رہے اور فتنہ وہابیت کا قلع قمع کیا۔ ۱۲۸۹ھ کو انتقال ہوا۔ بہت سی مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔

(تذکرہ علماء ہند ص۱۶۸ کراچی، اکمل التاریخ جلد دوم، نزہۃ الخواطر جلد ۷، تذکرہ علماء اہلسنت ص۲۰۸)

نامور مؤرخ و ادیب نسیم حجازی اپنے سفرنامہ ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں :۔

"کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رُخ کیا۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رُکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر الرزق علی اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رُکی اور ہم اُتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لیے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اُٹھا تو اس نے ایک صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھنا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی

کے کان آشنا ہیں، "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا
حبیب اللہ" کچھ دیر بعد منبر پہ کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا
اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام
نمازیوں کو قند کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک
گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے
تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پہ ڈال دیتا تھا
اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا قند کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے
چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے
بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور قند تقسیم کی جاتی ہے۔[1]

سلمان پاک شہر بغداد شریف سے تقریباً پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے
مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلمان پاک میں حضرت
سلمان فارسی اور حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ
عنہم کے مزارات ہیں۔ یہ تینوں حضرات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں اور بڑی عظمت و شان والے ہیں
عمارت مزارات کے قریب ٹیکسی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نماز
ظہر کی اذان آواز لاؤڈ سپیکر سے بلند ہوئی۔ سبحان اللہ مؤذن صاحب
اس انداز سے عربی لہجہ میں اذان کہی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ
ماشاء اللہ نکل رہا تھا۔ اس کے بعد صلوٰۃ پڑھی۔

---

[1] نسیم حجازی۔ پاکستان سے دیار حرم تک مطبوعہ قومی کتب خانہ فیروز پور روڈ لاہور ص ۴۹، ۵۰، ص ۵۱

الصلوٰة والسلام علیك یا سیّدنا یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبیّنا یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدنا یا رحمۃ للعالمین

الصلوٰۃ والسلام علیك وعلیٰ اٰلك واصحابك یاسیّد المرسلین

صلوٰۃ وسلام سُن کر آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ دل اس قدر مسرور وشادماں تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے عرب وعجم میں اذان کے بعد درود وسلام پڑھی جاتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایک فرقہ کے علما نے اس کو شرک وکفر وغیرہ قرار دے کر بعض مقامات پر لوگوں کو اس سعادت وبرکت سے محروم کردیا ہے۔ اگرچہ عراق، شام، القدس، مصر اور پاکستان کے بعض مقامات پر اب بھی درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ آمین

(راہِ عقیدت ص۵۲، ص۵۳ طبع کراچی)

مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دمشق شہر بلکہ یہ سارا ملک بہت ہی مبارک ہے۔ دمشق شہر کے علماء اکثر باشرع اور صحیح العقیدہ اہلسنّت وجماعۃ ہیں اور تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیبنا یا حبیب اللہ

وعلیٰ اٰلك واصحابك یا سیّدنا یا نبی اللہ

فجر اور عشاء کی اذان کے وقت مختلف القاب کے ساتھ زیادہ پڑھتے ہیں مجالسِ میلاد، مجالس دلائل الخیرات شریف اور مجالسِ قصیدہ بردہ شریف منعقد ہوتی ہیں جن میں بڑے ذوق وشوق سے ذکرِ میلاد اور درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ سیدی حضرت ابراہیم الغلاسنی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد باقاعدہ دست بستہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عربی میں سلام پڑھا گیا۔

یانبی سلام علیکَ یارسول سلام علیکَ

یاحبیب سلام علیکَ صلوٰۃ اللہ علیکَ

اس کے بعد دعائے خیر کی گئی اور شیرینی تقسیم ہوئی

(راہِ عقیدت ص۹۰ طبع کراچی)

علامہ اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مقدس مقامات کی حاضری کا شرف بخشا ہم نے وضو کیا اور مسجد اقصیٰ شریف کے اندر جا کر پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد اور پھر نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد شریف میں بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا۔ مغرب کی اذان ہوئی سبحان اللہ مؤذن صاحب نے عرب کے مخصوص لہجہ میں اذان دی اور اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیّدنا یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

سُن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ مسجد میں کافی لوگ جمع ہو چکے اور ہو رہے تھے۔

(راہِ عقیدت ص۹۷ طبع کراچی)

مولانا الحاج خطیب پاکستان محمد شفیع اوکاڑوی[1] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہم ۱۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو بغداد شریف پہنچے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد نماز ظہر کی تیاری میں لگ گئے ابھی وضو کر رہے تھے کہ اذان شروع ہو گئی۔ اذان سن کر دل بہت خوش ہوا، عرب کے مخصوص لہجے میں مؤذن صاحب کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔ اذان کے بعد صلوٰۃ شروع ہوئی۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ اٰلک واصحابک یا خاتم رسول اللہ

(راہ عقیدت ص ۴۲، ۴۳ طبع کراچی (خلاصہ)

---

[1] مولانا محمد شفیع علیہ الرحمۃ ۱۹۲۹ء میں کھیم کرن (مشرقی پنجاب) کے مقام پر پیدا ہوئے سکول میں مڈل پاس کرنے کے بعد درسِ نظامی اور دورۂ حدیث وتفسیر کی مکمل تعلیم حاصل کی اور میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری کے دستِ حق پر بیعت کی۔ خطیبِ پاکستان کے نام سے مشہور ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی تبلیغ واشاعت میں گزاری۔ اور مختلف مذہبی تحریکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۹۵۵ء میں اوکاڑہ سے کراچی منتقل ہو گئے اور مختلف مساجد میں امامت وخطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔ کراچی میں دار العلوم حنفیہ غوثیہ قائم کیا۔ ۱۹۸۴ء میں ۵۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔ لاکھوں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔

(خطیب پاکستان اپنے معاصرین کی نظر میں ص ۹ طبع کراچی)

حضرت مولانا علامہ ابو حماد مفتی عبدالرسول منصور سیالوی فرماتے ہیں :۔

"کہ میں نے مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے بالمقابل جامع الحسین ہے یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر مبارک دفن ہے۔ جس حجرے میں آپ کا سر مبارک دفن ہے اس کے اوپر ایک پُرشکوہ گنبد بنا ہوا ہے۔ آپ کے مزار پر زائرین کی ایک خاصی تعداد ہر وقت قرآن خوانی اور آپ پر سلام عرض کرنے کے لیے موجود رہتی ہے۔ ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے بعد بلند آواز سے چار پانچ مرتبہ

الصلوٰۃ والسلام علیکَ یا سیّدی یا رسول اللہ

وعلیٰ آلکَ یا سیّدی یا حبیب اللہ

کہہ کر نبی کریم اور آپ کی آل پاک پر فاتحہ شریف پڑھتا ہے۔ مصر اور بالخصوص قاہرہ اس اعتبار سے قابلِ فخر سرزمین ہے کہ یہاں اصحابِ رسول آئمہ اسلام اور اہلبیتِ اطہار کے علاوہ اولیائے کاملین کی ایک کثیر تعداد استراحت فرما رہی ہے۔

(ماہنامہ ضیائے حرم ص۷۷ جلد ۲۳ ش ۳ دسمبر ۱۹۹۲ء)

(پندرہ روزہ ندائے اہلسنّت ص۱۳ جلد ۴ ش ۱۶ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء)

خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں کہ جب مخدوم جہانیاں مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف گئے۔ جب آپ روضہ مقدس کی زیارت

کر رہے تھے تو مجاوروں نے اُن سے نام پتہ اور قومیت دریافت کی. آپ نے فرمایا. میرا نام جلال الدین ہے اور قوم سید ہے. مجاوروں نے متعجب ہو کر کہا جھوٹ ہے. کیونکہ سید خوبصورت ہوتے ہیں اور تم کالے رنگ کے ہو. آپ نے فرمایا میں جھوٹ نہیں کہتا. انہوں نے کہا اگر تم سید ہو تو روضۂ رسول کے سامنے کھڑے ہو کر پکارو. اگر روضہ شریف سے ندا آئی تو تمہارا قول تسلیم کر لیا جائے گا.

مخدوم جہانیاں نے اُن کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور متوجہ ہو کر آنحضرت کے روضۂ اقدس کے سامنے بڑے عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیکَ یارسول اللہ کہا.

اسی وقت اندر سے آواز آئی. لبیکَ یا بُنی. آنحضرت کی آواز سُنتے ہی تمام مجاور آپ کے مرید ہو گئے.

کئی سال کے بعد آپ پھر مدینہ شریف حاضر ہوئے تو مجاوروں نے پھر آپ کو گھیر لیا اور عرض کیا. آپ مہربانی فرما کر حسبِ سابق ہمیں ایک بار پھر کرم فرمایئے. آپ روضۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہوتے عجز و نیاز سے الصلوٰۃ والسلام علیکَ یارسول اللہ کہا.

ندا آئی. لبیکَ یا بُنی. مخدوم نے باطن کے لیے بھی التجا کی. فرمان ہوا کہ ہندوستان میں ان علامتوں والا ایک آدمی ہے جس کا نام نصیر الدین ہے اس کے پاس جاؤ. یہ فرمان سُن کر وہ ہندوستان روانہ ہوئے اور چند روز حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی کی خدمت میں رہ کر فیض باطنی سے سرفراز ہوتے.

(مرأۃ العاشقین. ملفوظات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی صہ ۸۵ طبع سیال شریف

سیدی عبدالجلیل مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک علیہ السلام کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا۔ کہ ہمارا گھر آپ کے نورانی چہرے کی چمک سے جگمگا رہا ہے۔ پس میں نے تین مرتبہ دست بستہ عرض کیا:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

حضور! میں آپ کے پڑوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے بیٹھا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوتے مجھے بوسہ دیا اور فرما رہے ہیں، ہاں بخدا، ہاں بخدا، ہاں بخدا۔ اسی اثنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارا ایک پڑوسی جو مر چکا ہے مجھ سے کہہ رہا ہے، تم سرکار کے خدمتگار مدح خواں ہو۔ میں نے اس سے کہا۔ تجھے کیسے معلوم ہوا ہے؟ اس پر وہ بولا، خدا کی قسم! تیرے اس وصف کا آسمان پر ذکر ہوا ہے اور نبی علیہ السلام خاموش مسکرا رہے تھے۔ اس پر میں خوشی خوشی بیدار ہو گیا۔

(سعادتِ دارین از علامہ نبہانی جلد ا ص ۳۷۵ طبع لاہور سنہ ۱۹۸۸ء)

شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں کہ:۔

ایک رات کو خواب میں میں نے رہبان یہود کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تبادلہ خیال کر رہے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ موسےٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ یہ دلائل ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟ میں

نے ان سے کہا کہ حضور کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزول قرآن ہے اُن کے اشارے سے چاند کا شق ہونا ہے، درختوں کا انہیں سجدہ کرنا، اور پتھروں کا انہیں سلام کرنا، جمادات کا ان کی وجہ سے کلام کرنا، اور زمین و آسمان کے مالک کا ان پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہے اور معجزہ تو اس مفہوم کو ادا کرتا ہے گویا اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ ایک نے میری تصدیق کی لیکن باقیوں نے نہ تصدیق کی نہ تکذیب، اتنے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا چاہے وہ میرے ساتھ ہو لے پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا، ہم نے پانی کا ایک بہتا چشمہ دیکھا جو دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں، میں نے عرض کیا۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ۔ میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا، فرمایا روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہو، میں نے ان کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا۔ میں ان ہر دو حضرات کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا، میرے لیے دعا فرمائیں! دونوں نے میرے لیے دعا فرمائی، پھر میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ اس چشمے سے پانی پلا دیں۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلایا۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا آپ بھی مجھے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلایا۔ ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پیتے وقت میں اسی سرکار کی نیت کر لیتا تھا۔

پھر میں بیدار ہو گیا۔ مجھے اللہ سے اُمید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درود اور پاکیزہ تر سلام ہو۔

(سعادتِ دارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین حصہ اوّل ص ۳۱۴ طبع لاہور ۱۹۸۸ء

از علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہٗ

سیدی ابو المواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بروز پیر ۲۳، شعبان المکرم کو چھ گھڑی مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ یہ مسجد مقام بولاق اور شنباک کے درمیان واقع ہے...... میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سرہانے بیٹھا دیکھا، میں نے عرض کیا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا، میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام ہیں نے عرض کیا۔ جی ہاں، حضور! میں اس پہ راضی ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اس پہ راضی ہو تو مجھ پہ درود بھیجتے وقت کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا اس کی طوالت کی وجہ سے۔ فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو اول و آخر خواہ ایک بار ہو بھیجا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا۔ یوں:

اللھم صل علی سیدنا محمدٍ وعلیٰ اٰل سیدنا محمدٍ کما صلیت علی سیدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل سیدنا ابراھیم وبارک علی سیدنا محمدٍ وعلیٰ اٰل سیدنا محمدٍ وعلیٰ اٰل سیدنا محمدٍ کما بارکت علی سیدنا ابراھیم وعلیٰ اٰل سیدنا ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید۔ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(سعادتِ دارین از علامہ نبہانی جلد ا ص ۳۶۶ اردو طبع لاہور ۱۹۸۸ء)

شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔
اور درود وسلام کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک منادی کو سُنا جو اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے ہمارے ساتھ دوڑے پس میں منادی کے ہمراہ دوڑ پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کی طرف آرہے ہیں ہم بھی ایک بالاخانے کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب چل پڑے۔ میں دروازے کی بائیں طرف سے داخل ہونے لگا۔ لوگوں نے آواز بلند کہا دائیں طرف سے جاؤ مجھے دروازہ مل گیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ جب میں قریب ہوا تو میرے اور ان حضرات کے درمیان بادل حائل ہو گیا اور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا۔ میں نے کہا:۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ صلی اللہ علیک وسلم تسلیماً وعلیٰ آلک والرضا عن اصحابک واھل بیتک۔ یارسول اللہ کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں اب میرے اور آپ کے درمیان دُنیا کے پردے حائل ہو گئے ہیں، مجھے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا، ہم نے تمہیں دنیا اور اس کے اہتمام سے روکا تھا اور تم پھر اسی اہتمام میں مصروف ہو۔ کافی دیر تک مجھے تنبیہ و توبیخ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا، میرے اور حضور کے درمیان جو پردہ حائل ہوا ہے یہ صرف میری بدبختی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے زار وقطار رونا شروع کر دیا اور عرض کیا
یارسول اللہ! حضور! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جنتی ہو

پھر میں نے عرض کیا میں آپ کو خدائے بزرگ و برتر اور اس کی بارگاہ میں جو آپ کا مقام ہے کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردۂ ابر کو جو میرے اور آپ کے درمیان حائل ہے اُٹھا دے پس وہ بادل تھوڑا تھوڑا ہو کر ختم ہونے لگا یہاں تک کہ میں نے رسول پاک اور آپ کے صحابہ کرام کی زیارت کی، میں سرکار سے لپٹ گیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟

میں ڈوبا تو کہاں ہے؟ میرے شاہ لے خبر

فرمایا تو جنتی ہے اور فرمانے لگے ہم نے تمہیں کہا تھا کہ یہ اہتمام چھوڑ دو لیکن تم نے نہ چھوڑا۔

یہ بات سُن کر میں جاگ پڑا، اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی کریم علیہ السلام کے صدقے دعا ہے کہ ہمارا اہتمام اس چیز میں کر دے جس نے باقی رہنا ہے اور ہماری توجہ فانی سے ہٹا دے۔ بجاہ سیدنا و وسیلتنا الیٰ ربنا سیدنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(سعادت دارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین جلد ۱ ص ۲۱۳ طبع لاہور)

ابن القیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ ھ) اپنی کتاب جلاء الافہام میں لکھتے ہیں:-

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے، ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی

رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں. حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں، انہوں نے فرمایا. میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا. پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شبلی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا. میں نے عرض کیا. یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں ؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے. ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھتا ہے، اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیك یا محمد ، صلی اللہ علیك یا محمد ، صلی اللہ علیك یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھتا ہے ، حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا.

(امام حافظ شمس الدین سخاوی (م ۹۰۲ھ) القول البدیع (عربی) مطبوعہ ڈسکہ ص ۱۶۲)

(ابن قیم جوزی ، جلاء الافہام مطبوعہ مصر ص ۲۵۸)

(مولانا محمد زکریا سہارنپوری. فضائل درود شریف (تبلیغی نصاب) طبع لاہور ص ۱۱۸)

حضرت خواجہ [illegible] تونسوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

مدینہ منورہ میں ایک خوش قسمت پٹھان ہے۔ جس کا نام مجھے بتانے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ اس پٹھان نے مجھ سے حلف لیا تھا کہ زندگی تک اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔ اس کے متعلق لوگوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواجہ شریف سے اپنا ہاتھ مبارک نکال کر اس سے مصافحہ کیا۔ دو تین آدمیوں کو دیکھا کہ اس پٹھان کے ہاتھ کو بوسہ دے رہے ہیں۔ اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ اس ناچیز پر کرم ہوا ہے۔ اور مجھ سے حلف لیا کہ میرا نام زندگی تک نہ بتانا۔ آپ نے اس کی ایک کرامت بھی بیان کی وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ موصوف پائینتی مبارک کی جانب سے درود مستغاث شریف (جس میں المستغاث الی حضرۃ اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا بار بار تکرار آتا ہے) پڑھ رہا تھا۔ شرطی (سپاہی) نے روکا۔ رات کو شرطی کے پیٹ میں ایسا سخت درد ہوا کہ کوئی علاج مؤثر نہ ہوا۔ آخر پٹھان موصوف کے دم کرنے سے شرطی کو شفا کامل ہوئی۔ اسی دن سے کوئی شرطی اسے پائینتی مبارک سے درود مستغاث پڑھنے سے نہیں روکتا تھا اور وہ زور زور سے درود مستغاث شریف پڑھتا تھا۔

ملفوظات خواجہ خان محمد تونسوی (سنہ ۱۹۷۹ء)

مرتبہ عبدالغفور سلیمانی صہ ۳۹ مطبوعہ ملتان سنہ ۱۴۰۰ھ

باب سوم

درود شریف

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اور

مخالفین

○ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

نے ایک دن کہا، جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں. وہ بھی ان الفاظ سے کہ :-

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ

(ظفر احمد تھانوی، شکر النعمۃ بذکر الرحمۃ الرحمہ (حاشیہ) ص۱۸ طبع کراچی)

○ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ کے بارے میں لکھتا ہے :-

ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں. اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاوی میں ذکر فرمایا ہے۔ (حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء ص۲۴۴)

○ مولوی عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی دیوبندی

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت سلام کے الفاظ کوئی معین و مقرر نہیں مختلف حضرات نے مختلف الفاظ لکھے ہیں.... بعض حضرات نے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو پسند فرمایا ہے :-

السلام علیك یارسول اللہ ، السلام علیك یاخیر خلق اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیك یانبی اللہ. الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب اللہ

(طریقۂ حج و عمرہ ص۱۵۱ بحوالہ درود وسلام از مولانا محمد جعفر ص۲۹۶ طبع لاہور ۱۹۹۶ء)

○ مولوی محمد قاسم نانوتوی (بانی دار العلوم دیوبند) اور مولوی سرفراز گکھڑوی

اور ہمارے تمام اکابر "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقہ سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔ ہاں البتہ حرف خطاب اور حرف یا سے حاضر ناظر لینا مراد نہ ہو۔ چنانچہ محمد قاسم نانوتوی نے تصریح کی ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھا جاسکتا ہے مگر آپ کو حاضر ناظر نہ سمجھو۔ ورنہ اسلام کیا کفر ہوگا۔

(مولوی سرفراز گکھڑوی۔ درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ مطبوعہ گوجرانوالہ ص۵)

یہ درود شریف "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بجسدہ ہر جگہ حاضر ناظر سمجھ کر نہیں پڑھتے۔ بلکہ فرشتے اس کو بارگاہ نبوی میں پیش کرتے ہیں اور سمع خارق للعادہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سماع بھی فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ناظر ہونے کے متعلق ہمارا درج ذیل عقیدہ ہے:-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں جسمانیت اور بشریت کے ساتھ نہیں بلکہ بایں طور کہ عالم کا ذرہ ذرہ روحانیت و نورانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گاہ ہے۔ اور روحانیت و نورانیت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیہ کے لیے قرب اور بعد مکان یکساں ہے۔ کیونکہ عالم خلق زمان و مکان کی قید سے مقید ہے لیکن عالم امر ان قیود سے پاک ہے۔ لہٰذا بیک وقت متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف فرما ہونا اور ایک ہی وقت میں دور دراز مقامات کثیرہ اور امکنہ متعددہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

○ مولوی محمد زکریا سہارنپوری مہاجر مدنی دیوبندی

لکھتا ہے:۔

جو آدمی عربی الفاظ کا ترجمہ اور مطلب جانتا ہو اور عربی الفاظ پڑھنے میں ذوقِ کامل پیدا بھی ہو تو بے شک طویل الفاظ میں درود و سلام پیش کرے اور

(بقیہ ص 78) کہ اہل اللہ کا دیکھنا اور کھلم کھلا بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا دلائل کی روشنی میں ایسا امرِ واضح ہے کہ جس کا انکار کوئی متدین مسلمان نہیں کر سکتا۔

(مقالاتِ کاظمی جلد ۳ ص ۶۷ طبع ملتان سنہ ۱۹۹۱ء)

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ حاضر ناظر ہونے کی حیثیت سے ہی درود شریف کا سُننا موقوف نہیں۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

حضور سید صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو لفظ حاضر و ناظر بولا جاتا ہے اس کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے بعض حضرات نے فرطِ عقیدت کی بنا پر تصرفات، استمداد اور علم غیب تینوں مسئلوں کو حاضر ناظر کے مفہوم میں شامل کر دیا ہے اور اس طرح حاضر ناظر کا مسئلہ مختلف مسائل کا ایک معجون مرکب بن کر رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تصرفات اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استمداد اور حضور کا عالم ماکان و مایکون ہونا تینوں باتیں اپنی جگہ حق اور عین صواب ہیں لیکن یہ تینوں مسئلے الگ الگ حیثیت رکھتے ہیں۔ حاضر ناظر کے مفہوم میں داخل نہیں۔

(مقالاتِ کاظمی جلد ۳ ص ۱۱ طبع ملتان سنہ ۱۹۹۱ء)

اگر یہ بات نہ ہو تو پھر طوطے کی طرح مزورین (زیارت کرانے والے معلم) کے الفاظ دُہرانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ایسا آدمی انتہائی ذوق و شوق اور غایت سکون و طمانیت اور وقار سے آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پڑھتا رہے جب تک سرور اور ذوق میں اضافہ پائیں الخ (خلاصہ)

(فضائل حج از مولانا محمد زکریا سہارنپوری ص۱۰۰ طبع لاہور)

○ سیّد ابوالحسن ندوی (بھارت)

اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے:۔

باب جبریل پر جا کر رُکے۔ حاضری کے شکرانہ میں کچھ صدقہ کیا اور اندر داخل ہوئے۔ پہلے محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جا کر دوگانہ ادا کیا۔ گنہگار آنکھوں کو جگر کے پانی سے غسل دیا۔ وضو کرایا اور پھر بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی اللہ

(ترجمان القرآن ماہ اپریل ۱۹۶۴ء)

(خصوصی گوشۂ حج اشاعت)

○ قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی

لکھتا ہے علامہ عبد الحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے۔ پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومتِ سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔ قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام "تفسیر الخطیب" اور سیرتِ نبویہ پر "نائبۃ الخطیب"، "اسمی الرسالات" کتابیں لکھیں۔ اس کے علاوہ سلطان عبد العزیز ابن سعود کی سوانح حیات الامام العادل کے نام سے دو جلدوں میں لکھی۔ پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔[1] یہ اپنی کتاب الاسمی الرسالات کے دیباچہ کے صـ۲ پر لکھتے ہیں کہ :۔

> میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آکر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبد الظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی بُرا بھلا کہہ رہا ہے، (لہذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیا واقعی علماء نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنا حرام ہے؟
>
> تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ وسلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔[2]

---

[1] قاضی محمد زاہد الحسینی، تذکرۃ المفسرین، مطبوعہ دار الارشاد اٹک، ۱۴۰۱ھ، ص ۲۰۵

○ مفتی عبدالستار (مدرسہ خیر المدارس ملتان) کا فتویٰ

روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بصیغہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، سلام پیش کرنا جائز ہے۔ جو لوگ منع کرتے ہیں شاید اس لیے کرتے ہیں کہ اس سے نداء لغیر اللہ لازم آتی ہے۔ سو واضح ہو کہ یہ نداء لغیر اللہ ممنوع نہیں۔ بلکہ وہ نداء لغیر اللہ ممنوع ہے جو غائب کے لیے ہو اور اسے مالک نفع وضرر سمجھتے ہوئے پکارا جائے یہ نداء شرک[1] ہے۔ الخ

(خیر الفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۸۱ طبع دوم ۱۹۸۷ء ملتان)

---

[1] شرک تب ہوگا جب پکارنے والے کو مستقل بالذات نفع وضرر کا مالک سمجھے۔ ورنہ امت مسلمہ کے بہت سے اولیاء کرام اور خود علمائے دیوبند اس شرک کی زد میں آئیں گے۔

○ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (م ۱۸۷۹ء) لکھتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا　　نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی صفحہ ۸ طبع ملتان)

○ مولوی اشرف علی تھانوی (م ۱۹۴۳ء) لکھتے ہیں:

ترجمان ہرچہ مارا در دل است　　دستگیر ہر کہ پابش در گل است

مرحبا یا مرتضیٰ یا مرتضیٰ　　ان تغب جاء القضاء ضاق القضاء

انت مولی القوم من لا یشتہی　　قد روی کلا لئن لم ینتہی

ترجمہ: ۱۔ (یارسول اللہ) جو بات ہمارے دل میں ہے آپ اس کو بیان کرنے والے ہیں اور مصیبت زدہ کے آپ دستگیر ہیں۔

۲۔ آپ کو مرحبا اے برگزیدہ وپسندیدہ، اگر آپ غائب ہوں تو موت آجائے اور

(بقیہ صفحہ ۷۶)

دُنیا تنگ وتاریک ہو جائے۔

۲. آپ لوگوں کے مددگار اور خیر خواہ ہیں۔ جو آپ کی طرف رغبت نہیں کرتا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(حیوٰۃ المسلمین ص۹ طبع کراچی)

نیز مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے

دستگیری کیجئے میرے نبی — کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ — فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف — اے میرے مولیٰ خبر لیجئے میری

(نشر الطیب ص۱۹۴ طبع تاج کمپنی لاہور)

لِمُؤَلِّفِهٖ

یہ اشعار مؤلف کے ہیں

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي   أَنْتَ فِي الِاضْطِرَارِ مُعْتَمَدِي
دستگیری کیجئے میرے نبی   کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ أَغِثْ   مَسَّنِي الضُّرُّ سَيِّدِي سَنَدِي
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ   فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
غَشَّنِي الدَّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللهِ   كُنْ مُغِيثًا فَأَنْتَ لِي مَدَدِي
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف   اے مرے مولا خبر لیجے مری
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَّلَا عَمَلٌ   بَيْدَ حُبِّيكَ فَهُوَ لِي عَتَدِي
کچھ عمل ہی اور نہ طاعت میرے پاس   ہے مگر دل میں محبت آپ کی
يَا رَسُولَ الْإِلٰهِ بَابُكَ لِي   مِنْ غَمَامِ الْغُمُومِ مُلْتَحَدِي
میں ہوں بس اور آپ کا دربار رسول   ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
جُدْ بِلُقْيَاكَ فِي الْمَنَامِ وَكُنْ   سَاتِرًا لِلذُّنُوبِ وَالْفَنَدِ
خواب میں چہرہ دکھا دیجے مجھے   اور مرے عیبوں کو کر دیجے خفی
أَنْتَ عَافٍ أَبَرُّ خَلْقِ اللهِ   مُقِيلُ الْعِثَارِ وَاللَّدَدِ
درگذر کرنا خطا و عیب سے   سب سے بڑھ کر ہے یہ خصلت آپ کی
رَحْمَةٌ لِلْعِبَادِ قَاطِبَةً   بَلْ خُصُوصًا لِكُلِّ ذِي أَوَدِ
سب خلائق کیلئے رحمت ہیں آپ   خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

خلاصہ کلام ـــــ

الحمد للہ معلوم یہ ہوا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کوئی آج کل کا نیا درود نہیں۔ افسوس اس امر پر ہے کہ آج ذرا قلم ہاتھ آجاتا ہے تو بغیر سوچے سمجھے استعمال کرلیا جاتا ہے۔ یہ نہیں دیکھا جاتا کہ غلط چلنے والا قلم کس قدر فتنہ و فساد برپا کردیتا ہے۔ امت مسلمہ کو کتنے مسائل مین الجھا کر رکھ دیتا ہے۔

الحمد للہ ثبوت، دلائل، اعمال سے یہ ثابت کردیا گیا ہے کہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنا درست ہے اور اس کے پڑھنے میں ثواب ہے۔ رہا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ اس درود پر اعتراض کرنے والوں کے اکابرین کے احوال بھی اس مقالہ میں داخل کرکے ہم نے تمام اعتراض کرنے والوں کے منہ پر تالہ لگانے کی ایسی کوشش کی ہے کہ جس میں ہم نہ صرف کامیاب ہوئے ہیں بلکہ مخالفین کی شریر ترین اس تحریک کا قلع قمع کردیا ہے۔

اس درود کو سب سے پہلے پڑھا گیا اور روئے زمین پر یہ پڑھا جانے والا سب سے پہلا درود و سلام ہے۔ مسلمان اس درود و سلام کو کثرت سے پڑھتے ہیں۔ ماہنامہ "الدعوۃ" (لاہور) والوں کا اس درود و سلام کے بارے میں الٹی ٹیڑھی باتیں لکھنا سمجھ سے بالا تر ہے اور عوام میں ایک عظیم فتنہ برپا کرنے کی کوشش بے اصل ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب سستی شہرت حاصل کرنی ہو تو یہ ان ہی کے گروپ لیڈر کی بات پر عمل کرتے ہیں جیسا کہ

لطیفہ:

ان کے ایک مولوی نے بہت کوشش کی لیکن ناموری حاصل نہ ہو سکی۔ آخر شیطان نے ناموری حاصل کرنے کا مشورہ دے ہی ڈالا۔ ہوا یوں کہ اس مولوی نے اخبار میں یہ فتوی شائع کروایا کہ "کتا کھانا جائز ہے"۔ لیجئے صاحب ناموری ہوگئی۔ آخر شیطان کی بھی تو ناموری ہے۔ یزید بھی تو نام حاصل کرگیا۔ ابوجہل بھی تو پیچھے نہ رہ پایا۔ آخر اس نے بھی اپنے آپ کو جاہلوں کا سردار منوایا۔ آپ کی سمجھ میں یقیناً آگیا ہوگا۔

"الدعوۃ" بھی اس طرح کی سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش میں ہے اور اس درود و سلام "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کو نیا، ماڈرن، جدید بتاتا ہے۔ حالانکہ اس درود و سلام کی حقیقت آپ پر آشکار ہوچکی ہے۔ لہذا اس درود و سلام کی کثرت کی جانی چاہیئے اور جو اس درود و سلام کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرے اس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے کیوں کہ اس درود و سلام کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھا، تابعین، صالحین، اولیاء کاملین، بزرگان دین اور امت میں یہ درود و سلام پڑھنا رائج ہے۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں اس درود و سلام کی کثرت کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور میری اس سعی کو اپنی بارگاہ عالی میں مستجاب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین۔

کنزالایمان ـــــــ

حضرات محترم!

دور حاضر میں اس وقت قرآن مجید کے بے شمار تراجم شائع ہو چکے ہیں ---

لیکن کنزالایمان (ایمان کا خزینہ) ان تمام تراجم میں اپنا ثانی نہیں رکھتا دیگر تراجم میں:

- قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنی عقلی بنیاد پر عیوب و نقائص کو شامل کیا گیا ہے۔
- اپنی عقلی بنیاد پر قرآن مجید کے مفہوم اور منشاء الٰہی سے ہٹ کر خود ساختہ مطالب بیان کئے گئے ہیں۔
- تعظیم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اصل ایمان ہے اس عقیدے میں غلط بیانی اور گمراہی سے کام لیا گیا ہے۔
- اولیاء اللہ کی عظمت کو ختم کرنے کے لئے بتوں کی مذمت والی آیات ان پر چسپاں کی گئی ہیں۔
- قرآن مجید کے ترجمے کے لئے شان نزول، احادیث کریمہ اور معتبر اسلامی تفاسیر کی بجائے اپنی ذاتی رائے سے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔

عظمت قرآن مٹانے میں اے جاہلوں کوئی کسر بھی چھوڑی
مال کی خاطر دین بھی چھوڑا غیرت ایمان و مسلمانی بھی چھوڑی

یقیناً یقیناً کوئی مسلمان یہ نہیں چاہے گا کہ وہ خود ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے بلکہ تمنائے مسلم تو یہ ہوگی کہ ایسا ترجمہ قرآن پڑھے یا دوسروں کو تحفے میں دے جو

--- شان الوہیت کا پاسبان ہو۔ --- ناموس رسالت کا نگہبان ہو۔
--- عظمت اہل بیت و صحابہ کرام کا ضامن ہو۔ --- اولیاء اور صالحین کی عظمت کا امین ہو۔
--- معتبر تفاسیر اور احادیث کریمہ کا ترجمان ہو۔ --- فصاحت و بلاغت میں عالی شان ہو۔
--- گستاخیوں اور گمراہ کن عقائد سے پاک ہو۔ --- بے ادبی و بے حرمتی سے صاف ہو۔

الحمد للہ ان محاسن کا مرقع کنزالایمان ہی ہے جس میں ہر مقام پر رب قدیر کی شان اور عزت و ناموس انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صالحین کے ادب و احترام کو خاص کر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

لہذا ایسا ترجمہ قرآن جو علمی، لغوی و اصطلاحی، ادبی اور خاص کر اعتقادی حسن کا پیکر ہو کسی عاشق ہی کے قلم کا شاہکار ہو سکتا ہے۔

ہاں! ہاں!!! یہ ترجمہ قرآن "کنزالایمان" عاشقوں کے امام، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی ہے۔ تمنائے مسلم پوری ہوئی۔ قرآن کی روح تک پہنچنے کے لئے ترجمہ قرآن خریدتے وقت یا دوسروں کو تحفہ دیتے وقت کنزالایمان کا عظیم نام ضرور یاد رکھیں۔ شادی بیاہ میں دولہا دلہن کو تحفے میں کنزالایمان ہی دیں۔

خدمت قرآن پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحب قرآن ہے آج بھی

دینائے سُنّیت کا پیغام

- ⭐ نماز، روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- ⭐ قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- ⭐ گستاخان رسول وصحابہ اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- ⭐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- ⭐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
- ⭐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
- ⭐ مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ⭐ ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
- ⭐ ہر مشکل میں یااللہ جل جلالہ مدد - یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کہا کیجئے۔
- ⭐ گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہلسنت پر عمل کیجئے۔
- ⭐ ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- ⭐ محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- ⭐ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

شعبہ نشر و اشاعت: **انجمن انوار القادریہ**

جمشید روڈ ۳ رابطے کے لئے فون: 421463 11 تا ایک بجے تک

مرکزی دفتر 159/A حیدر آباد کالونی،